بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 12

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

6 ذی الحج 1419 ہجری 25 امان 1378 ہش 25 مارچ 1999ء

لندن ۲۰ مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل)
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد احمدیہ ناروے کے سنگ بنیاد اور پاکستان کی مجلس شوریٰ کے متعلق خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا آپ نے مساجد کی تعمیر و آبادی پر تفصیل سے روشنی ڈالی آخر پر حضور نے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا بکثرت پڑھنے کی احباب کو تلقین فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔

یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

عیدالاضحیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود سے مناسبت

فرمایا:۔

"آج عیدالضحیٰ کا دن ہے اور یہ عید ایک ایسے مہینے میں آتی ہے جس پر اسلامی مہینوں کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی پھر محرم سے نیا سال شروع ہوتا ہے۔ یہ ایک سِرّ کی بات ہے کہ ایسے مہینہ میں عید کی گئی ہے۔ جس پر اسلامی مہینہ کا یا زمانہ کا خاتمہ ہے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح سے بہت مناسبت ہے۔ وہ مناسبت کیا ہے؟ ایک یہ کہ ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے نبی تھے۔ اور آپ کا وجود باجود اور وقت بعینہٖ گویا عیدالضحیٰ کا وقت تھا۔ چنانچہ یہ امر مسلمانوں کا بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ نبی آخر الزماں تھے اور یہ مہینہ بھی آخر الشہور ہے۔ اس لئے اس مہینہ کو آپ کی زندگی اور زمانہ سے مناسبت ہے۔

دوسری مناسبت

دوسری مناسبت چونکہ یہ مہینہ قربانی کا مہینہ کہلاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حقیقی قربانیوں کا کامل نمونہ دکھانے کیلئے تشریف لائے تھے جیسے آپ لوگ بکری، اُونٹ، گائے، دُنبہ ذبح کرتے ہو۔ ویساہی وہ زمانہ گذرا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان ذبح ہوئے۔ حقیقی طور پر عیدالضحیٰ وہی تھی اور اسی میں ضحیٰ کی روشنی تھی۔

قربانی کا مفہوم

یہ قربانیاں اس کالب نہیں۔ پوست ہیں۔ روح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے۔ اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کی تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اسی روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں۔ اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مسرّت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے۔ . . . . الغرض ہر قسم کے کھیل کود۔ لہو و لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

بڑا سِرّ

در حقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے۔ اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو اُن کی راحت ہے۔ مگر آج غور کر کے دیکھو کہ بجز ہنسی اور خوشی اور لہو و لعب کے روحانیت کا کون سا حصہ باقی ہے۔ یہ عیدالضحیٰ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید تو کہتے ہیں مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیہ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں اور اُس روشنی اور نور کو لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو اس ضحیٰ میں رکھا گیا ہے۔ عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الرّوح ہے۔ مگر یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں۔ ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی خدا تعالیٰ نے جس کے رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں۔ اُن کی حقیقت اس اُمتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔ سورۃ الفاتحہ میں جو خدا تعالیٰ کی یہ چار صفات بیان ہوئی ہیں کہ رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مٰلک یوم الدین اگرچہ عام طور پر یہ صفات اس عالم پر تجلی کرتی ہیں۔ لیکن اُن کے اندر حقیقت میں پیشگوئیاں ہیں جن پر کہ لوگ بہت کم توجہ کرتے ہیں۔

صفات الٰہیہ کے مظہر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے

اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں صفتوں کا نمونہ دکھایا۔ کیونکہ کوئی حقیقت بغیر نمونہ کے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ رب العالمین کی صفت نے کس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نمونہ دکھایا۔ آپ نے عین ضعف میں پرورش پائی۔ کوئی موقع مدرسہ مکتب نہ تھا جہاں آپ اپنے رُوحانی اور دینی قویٰ کو نشو و نما دے سکتے۔ کبھی کسی تعلیم یافتہ قوم سے ملنے کا موقع ہی نہ ملا۔ نہ کسی موٹی سوٹی تعلیم کا ہی موقع پایا اور نہ فلسفہ کے باریک اور دقیق علوم کے حاصل کرنے کی فرصت ملی۔ پھر دیکھو کہ باوجود ایسے مواقع کے نہ ملنے کے قرآن شریف ایک ایسی نعمت آپ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ اور حقہ کے سامنے کسی اور علم کی ہستی ہی کچھ نہیں جو انسان ذرا سی سمجھ اور فکر کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھے گا اس کو معلوم ہو جاوے گا کہ دُنیا کے تمام فلسفے اور علوم اس کے سامنے ہیچ ہیں اور سب حکیم اور فلاسفر اس سے بہت پیچھے رہ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر دو عظیم الشان نبی گزرے ہیں۔ ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مگر اُن دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ اُن میں سے کسی کی نسبت نبی امی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ یہ تحدی اور دعویٰ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہوا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا (الشوریٰ ۵۳) ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کسی یہودی، نصاریٰ، ہندی سے پوچھو کہ آپؐ نے بھی کہیں تعلیم پائی تھی تو وہ صاف کہے گا کہ ہرگز نہیں!!! کتنی بڑی ربوبیت کا مظہر ہے۔ انسان جب بچپن کی حالت سے آگے نکلتا ہے جو بلوغ سے پہلے ہے تو عام طور پر مکتب میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ یہ پہلا قدم ہوتا ہے مگر آپؐ کی زندگی کا پہلا قدم ہی گویا اعجاز تھا۔ چونکہ آپؐ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا تھا۔ اس لئے آپؐ کے وجود میں حرکات و سکنات میں بھی اعجاز رکھ دیئے تھے آپؐ کی طرز زندگی کہ الف بے تک نہیں پڑھا اور قرآن جیسی بے نظیر نعمت لائے۔ اور ایسا عظیم الشان معجزہ امت کو دیا پہلے نبی آئے اور ایک خاص وقت تک دنیا میں رہ کر چل دیئے اور دین وہیں کالعدم ہو گیا۔ اور خدا کو اُن کا محو کرنا ہی منظور تھا۔ مگر اس دین کے اضلال و آثار کا قیام منظور تھا۔ اور چونکہ کوئی دین معجزات کے بدوں رہ نہیں سکتا ورنہ چند روز تک سماعی باتوں پر یقین رہتا ہے۔ پھر کہہ دیتے ہیں کہ "ایہہ جہان مٹھا تے اگلا کن ڈٹھا" اِس لئے خدا نے چاہا کہ اسلام کے ساتھ زندہ معجزہ ہو۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۴)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان **اداریہ** 25مارچ 1999

ادارہ ''اشاعتِ اسلام'' مالیرکوٹلہ کے جواب میں

ان دنوں مالیر کوٹلہ میں قائم جماعتِ اسلامی کے ادارہ ''اشاعتِ اسلام'' کی جانب سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں جھوٹ کی غلاظت سے بھرپور فولڈرز اور پمفلٹ اردو۔ ہندی اور پنجابی زبان میں شائع کر کے پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے دیہاتوں میں پھیلائے جا رہے ہیں جن میں معصوم مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جماعتِ احمدیہ مسلمان نہیں ہے۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ پچاس سال سے بھولے بھٹکے مسلمان جنہوں نے اب جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کے ذریعہ اسلامی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی ہے وہ پھر ویسے کے ویسے کورے رہ جائیں۔

حیرت کی بات ہے کہ جماعتِ اسلامی مالیر کوٹلہ نے اپنے ادارہ کا نام ''اشاعت اسلام'' رکھا ہے لیکن اُن کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی جو اپنے دل میں امام مہدی بننے کی حسرت لیکر سامراجی مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے اپنے آقا امریکہ کی گود میں 1979ء میں دم توڑ گئے تھے ''اشاعت اسلام'' کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک تبلیغ و اشاعت اور وعظ و تلقین تو ایک فضول کام تھا اس میں تو آنحضرت ﷺ بھی ناکام ہو گئے تھے (نعوذ باللہ) مودودی صاحب اپنی کتاب ''الجہاد فی الاسلام'' کے صفحہ 137-138 میں آنحضرت ﷺ کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ 13 برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ و تلقین کا جو موثر انداز ہو سکتا تھا اُسے اختیار کیا۔۔۔ لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپکی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔۔۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا''۔

پس مولوی عبد الرؤف کے ادارہ اشاعت اسلام کو بھی وعظ و تلقین اور اشاعت و تبلیغ میں کبھی کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی لہٰذا ان کو بھی مودودی اسلام کو پھیلانے کیلئے ''اشاعتِ اسلام'' کے ڈھونگ کو خیر باد کہہ کر تلوار اپنے ہاتھ میں پکڑ کر کامیابی حاصل کرنی چاہیئے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ جماعتِ اسلامی کو اشاعت کے کام سے بڑھ کر تلوار ہی راس آتی ہے آپ دُنیا میں کسی جگہ بھی نظر اُٹھا کر دیکھ لیں آپ کو ہندوستان پاکستان۔ بنگلہ دیش انڈونیشیا غرض ہر جگہ جماعت اسلامی کے کارکن اپنے ہاتھوں میں بندوقیں تلواریں لئے نظر آئیں گے۔ ٹی وی اور اخبارات میں آپ جماعتِ اسلامی کے کارکنوں کو پتھر برساتے روڑے مارتے۔ احتجاج اور ہڑتالیں کرتے دیکھ سکتے ہیں۔ خود ہی سوچئے بھلا ایسے شدت پسندوں کو اشاعتِ اسلام سے کیا تعلق اور پھر ان جیسوں کی اشاعتِ اسلام کے ساتھ شامل ہونے والے کل کو کیا بندوقیں اُٹھانے اور اینٹیں پتھر برسانے نہیں لگیں گے؟۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان و پاکستان میں کئی مرتبہ اس انتہاپسند جماعت کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک ان کی نام نہاد اشاعت اسلام کا تعلق ہے تو وہ بھی یہ احمدیوں کے سر پر ہی کرتے ہیں جنہیں یہ کافر قرار دیتے ہیں چنانچہ قابل شرم بات یہ ہے کہ ایک طرف تو ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ مسلمانوں کو احمدیوں سے بچنے اور الگ رہنے کی تلقین کرتا ہے لیکن دوسری طرف جماعت اسلامی کے ادارہ اشاعت اسلام کا ڈھونگ چلانے والے مولوی عبد الرؤف نے گزشتہ سال الہ آباد میں منعقد ہونے والی جماعتِ اسلامی کانفرنس میں شمس پور (پنجاب) کی احمدیہ مسجد دکھا کر یہ جھوٹ بولا کہ اس مسجد کو ان کے ادارہ نے تعمیر کرایا ہے اور ساتھ ہی نہایت گھناؤنا جھوٹ یہ بولا کہ جماعت اسلامی گزشتہ سال پنجاب میں 50 مسجدیں تعمیر کر چکی ہے۔ کیا مولوی عبد الرؤف ان مقامات کی فہرست اور مساجد کی فوٹو شائع کر سکیں گے۔ لیکن نہیں ان سے کچھ بعید نہیں وہ فرضی فہرست اور مساجد کی فرضی فوٹوز چھپوانے میں بھی ماہر ہیں۔ مساجد تعمیر کرنا نہایت ثواب کا کام ہے اگر جماعت اسلامی کا ادارہ اشاعت اسلام مساجد تعمیر کرے تو ہمیں خوشی ہو گی لیکن مساجد کے نام پر صرف چندے بٹورنے کیلئے جھوٹ بولنا اور معصوم عوام کو گمراہ کرنا یہ کہاں کی اشاعت اسلام ہے۔

جماعت اسلامی کے ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ نے اپنے پمفلٹ میں جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں کہ احمدی کافر ہیں اور مسلمان نہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے عقائد غیر اسلامی تھے۔ ذیل میں ہم انصاف پسند قارئین کیلئے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے عقائد آپ کے اپنے الفاظ میں درج کرتے ہیں جو آپ نے آج سے ٹھیک سو سال پہلے بیان فرمائے آپ فرماتے ہیں:۔

''جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبُنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لائیں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام اُمور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ اُمور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنة الله على الكاذبين والمفترين۔

(ایام الصلح صفحہ 87-86 جنوری 1899ء)

ادارہ ''اشاعتِ اسلام'' کے مولوی عبد الرؤف نے لکھا ہے کہ احمدی مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو دل و جان سے مسلمان سمجھتے ہیں لیکن مولوی عبد الرؤف جیسے ملاں احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور پھر دیدہ دلیری سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں کو مسلمان ماننے کیلئے تیار نہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ ملاں نہ صرف احمدیوں کو کافر کہتے ہیں بلکہ آپس میں بھی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی ان ملاؤں کے پیچھے جو مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور خدا کی طرف سے آنے والے مامور اور امام مہدی کو گالیاں دیتے ہیں نماز نہیں پڑھتے اور یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی کسی کے واجب الاحترام بزرگ کو گالیاں نکالے اور اس کو جھوٹا سمجھے تو اس کے پیچھے نماز ہو ہی نہیں سکتی۔ مولوی عبد الرؤف جیسے ملاؤں نے جب احمدیوں کو کافر کہہ دیا ہے اور اپنے خیال میں دائرہ اسلام سے نکال دیا ہے تو پھر انہیں شکوہ کیوں ہے کہ احمدی ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے یا اُن سے رشتے نہیں کرتے۔ خدا سے ڈرو کیوں جھوٹ بولتے ہو اور معصوم مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو خدا کو کیا جواب دو گے؟

جہاں تک مولوی عبد الرؤف کی جماعت اسلامی کا تعلق ہے تو اس جماعت اسلامی کو دیوبندی اور بریلوی علماء پہلے ہی کافر اور دجال کہہ چکے ہیں یقین نہ آتا ہو تو درج ذیل حوالے غور سے پڑھیں۔

مولانا محمد صادق مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی لکھتے ہیں ''مودودی صاحب کی تصنیفات کے اقتباسات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے خیالات اسلام کے مقتدیان اور انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کرنے سے مملوٗ ہیں ان کے ضال اور مضل ہونے میں کوئی شک نہیں میری جمیع مسلمانان سے استدعا ہے کہ ان کے عقائد و خیالات سے مجتنب رہیں اور ان کو اسلام کا خادم نہ سمجھیں اور مغالطے میں نہ رہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اصل دجال سے پہلے تیس دجال اور پیدا ہوں گے جو اس دجال کا راستہ صاف کریں گے میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں سے ایک مودودی ہے'' فقط والسلام۔

(محمد صادق علی عفی عنہ مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی 28/ذوالحجہ 1371ھ 19 ستمبر 1952 حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب صفحہ 97 مرتبہ مولوی احمد علی انجمن خدام الدین لاہور)

جمیعۃ علمائے اسلام کے مولانا مفتی محمود نے کہا:۔

''میں آج یہاں پریس کلب حیدر آباد میں فتویٰ دیتا ہوں کہ مودودی گمراہ کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے اور اس کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کسی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز اور حرام ہے اس کی جماعت سے تعلق رکھنا صریح کفر اور ضلالت ہے وہ امریکہ اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے''۔

(ہفت روزہ زندگی 10 نومبر 1969 منجاب جمیعۃ گارڈ لائلپور)

مولانا حسین احمد مدنی دیوبندی نے فتویٰ دیا۔

''یہ جماعت (جماعت اسلامی) گمراہ جماعت ہے اس کے عقائد اہلِ سنت والجماعت اور قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔'' (مودودی صاحب اکابر اُمت کی نظر میں صفحہ 39)

مفتی اعظم دیوبند نے فتویٰ دیا۔

''مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ لوگ جماعت اسلامی سے اجتناب اور دوری اختیار کریں اس میں شرکت زہر قاتل ہے''۔

(سید مہدی حسن رئیس دار الافتاء دیوبند 23/جمادی الاخری 1370ھ بحوالہ مودودی صاحب اکابر اُمت کی نظر میں)

مولوی عبد الرؤف صاحب کے سامنے مذکورہ بالا فتوے پیش کر کے ہماری عرض ہے کہ نام نہاد اشاعت اسلام کے نام پر کیوں کفر الحاد کے خوفناک فتنہ کو پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے بھولے بھالے مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ ہمارا نیک مشورہ یہ ہے کہ اب دھوکے کی اس دکانداری کو اُٹھا لو تو بہتر ہے کیونکہ بقول دیوبندی و بریلوی مفتیاں تمہارا ادارہ اشاعت اسلام گمراہ کرنے والا ادارہ ہے اور اس میں شرکت زہر قاتل ہے اب اس قتل کر دینے والے زہر کو مسلمانوں سے الگ رکھو تو اچھا ہے۔ (باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲ر جنوری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲ر صلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا. وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیت کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تشریح سے میں اس خطبے کا آغاز کر رہا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی آیت کے تعلق میں کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ یہ بنتا ہے۔ حضرت الحرث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا۔ یہاں حضرت کا لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے لکھ لیا ہے ورنہ حدیث کے الفاظ میں حضرت کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ حضرت کا لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيٰى ابْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پس ترجمہ کرنے والے احتیاط کیا کریں کہ جب حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں تو جو لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال نہیں فرمایا اور پڑھنے میں وہ اچھا بھی نہیں لگتا کہ رسول اللہ ﷺ زکریا کا ذکر فرما رہے ہوں یا یحییٰ کا اور حضرت کر کے مخاطب کر رہے ہوں تو اتنا ہی رہنے دیں جتنا حدیث کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جو پانچ باتیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اذن کے طور پر بتائیں دراصل وہی پانچ باتیں ہیں جو تمام انبیاء کو بتائی جاتی ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی حکمت کے پیش نظر ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے اور اسی تعلق میں اس آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ کی تشریح فرمائی ہے۔ میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مطلب ہے وہی پانچ باتیں جو ان کو کہی گئی تھیں یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہیں ان کی طرح پانچ ہی باتوں کا حکم دیتا ہوں اور ضروری نہیں کہ وہی پانچ باتیں ہوں یہ بات ترجمے میں دونوں طرح بیان کی جا سکتی ہے اس لئے دونوں امکانات کھلے رہنے چاہئیں۔

اول جماعت کے ساتھ رہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا جماعت کے ساتھ رہو۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ اب یہ امام وقت کی باتیں سنو ہمارے احمدی مترجمین نے اپنی طرف سے داخل کر لی ہے حالانکہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ احادیث کے ترجمے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سے استنباط کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ امام وقت کا استنباط ہو سکتا ہے لیکن جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں فرمائی وہ تشریح کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں، اب میں اصل الفاظ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ۔ اور میں بھی تمہیں پانچ باتیں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

بِالْجَمَاعَةِ، صرف یہ لفظ ہیں کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ اور سنو اور اطاعت کرو۔ یہ دین بناؤ اپنا کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو اور سنو اور اطاعت کرو وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ پس وہ شخص جو جماعت سے نکل گیا قَيْدَ شِبْرٍ ایک بالشت بھر بھی خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ اس نے اسلام کا کالر جو گلے پہ باندھا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اسلام سے بندھا ہوا تھا، یہاں اعتصام کا لفظ ذہن میں رکھیں تو پھر یہ ترجمہ واضح ہو جاتا ہے، اسلام تو اس کے گلے پر اس طرح ہے جیسے کسی کو جکڑا گیا ہو اس میں، وہ اس سے ہٹ کے باہر نہ جا سکتا ہو یہ اعتصام ہے۔ پس فرمایا کہ اس چکر کو جو گلے میں ہے اس کو ملحوظ رکھے رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَا دَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ۔ یعنی جو لفظ تھا اس کا ترجمہ ہے کڑا۔ گویا اسلام کا کڑا اس نے اپنی گردن سے اتار دیا۔ اگر وہ ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا تو اس نے اس کڑے کو اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔ یہاں 'نظام جماعت' کا لفظ نہیں ہے۔ جماعت میں شامل ہو۔ سوائے اس کے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہلو سے نمازوں اور روزوں کی ادائیگی اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا خدا تعالیٰ کے نزدیک کافی نہیں ہے۔ جب بھی وہ شخص جماعت سے الگ ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قائم کردہ نظام سے الگ ہوا تو اس کی نیکیوں کی کوئی بھی حیثیت خدا کے نزدیک نہیں رہے گی، کوئی بھی قدر نہیں رہے گی۔ ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نیکیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یہ تمہاری نیکیاں بھی اور تم بھی جہنم کا ایندھن ہو۔

تو وہ نیکی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹے رہنے میں ہے وہ آج بھی ممکن ہے اگر آپ کے قائم کردہ نظام جماعت سے چمٹ جاؤ۔ اب یہاں لفظ نظام تو میرا ہے مگر حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جماعت سے چمٹنے کا مطلب نظامِ جماعت سے چمٹنا ہے۔ اگر اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو پھر تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اس صورت میں یہ مراد نہیں ہے کہ پھر نمازوں کی ضرورت نہیں، روزوں کی ضرورت نہیں، نیکیوں کی ضرورت نہیں۔ مراد ہے یہ چیزیں تب کام آئیں گی۔ اگر جماعت کو چھوڑ دیا تو یہ چیزیں جہنم کا ایندھن کہلائیں گی۔ اگر جماعت کو پکڑے رکھو گے تو پھر تمہاری نمازوں میں جان آئے گی، تمہاری زکوٰۃ میں جان آئے گی، تمہاری دوسری نیکیوں میں بھی جان پڑ جائے گی۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ یہ دار قطنی سے لی گئی ہے اور پہلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی تھی۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ پس جو پہلے فرائض کا ذکر گزرا ہے یہ وضاحت کی خاطر میں کر رہا ہوں کہ وہ فرائض جماعت کو چمٹنے سے ضائع نہیں ہونگے بلکہ کام آئیں گے۔ فرائض کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور ان کو پامال نہ کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے۔ پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

روزمرہ کے امور میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نہیں فرمایا اور اپنے نفس پر یا ہر شخص کی استطاعت کے مطابق معاملے کو کھلا رکھا ہے۔ بعض لوگ جو زیادہ نیک ہوں اور ان کے اندر نیکی کی زیادہ استطاعت ہو وہ ایسے مواقع پر جو بھی راہ اپنے لئے تجویز کریں گے وہ بعض دوسروں کے مقابل پر زیادہ سخت راہ اور زیادہ قوی اور زیادہ سیدھا چڑھائی چڑھنے والی راہ ہو گی لیکن اس کے مقابل پر کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو نسبتاً نرم راہ اپنے لئے تجویز کریں گے کیونکہ ان کی استطاعت ہی کمزور ہے ایسی صورت میں ان کو اختیار ہے اور ان پر کوئی جرم نہیں عائد کیا جا سکتا کہ تم نے گناہ کیا ہے، تم نے قرآن کی تعلیم سے انحراف کیا ہے۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں نرمی کی خاطر، رحم کرتے ہوئے کھلی چھوڑ دی ہیں تاکہ ہر شخص

اپنی استطاعت کے مطابق ان میں سے ایک راہ تجویز کرلے جو اس کے مزاج کے مطابق ہو، اس کی استطاعت کے مطابق ہو اور اس پر پھر اللہ کی طرف سے کوئی حرف نہیں ہوگا۔

اب ایک اور حدیث اسی تعلق میں میں بیان کرنی چاہتا ہوں۔ وہ صحیح بخاری کتاب الاعتصام سے لی گئی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ حضرت ابو بردہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے دشمن کا لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح رنگ میں تم کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں۔ پس تم اپنے تئیں بچاؤ۔ تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دئے۔ اب یہ ایسا ہی قصہ ہے جیسے حضرت لوطؑ کا معاملہ تھا۔ آپ نے اپنی قوم کو ڈرلیا تھا۔ کچھ لوگ تھے جنہوں نے بات مانی اور رات ہی رات وہ اپنی بستی سے روانہ ہو گئے اور باقی سب قوم نے اس تنبیہ کو حقیر جانا، کوئی حیثیت نہ دی۔

تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دئے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہو۔ وہ اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہے۔ آخر صبح سویرے دشمن کا لشکر ان پر آپڑا، ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب دشمن کے لشکر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں تو یہ بنے گا کہ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی تھی کہ ایک میں لشکر دیکھ رہا ہوں اور وہ لشکر لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ الٰہی فوج تھی، فرشتوں کا لشکر تھا جس کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ملتا ہے۔ پس جب بھی دشمن تباہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس لشکر کو دیکھا تھا وہی لشکر اترا ہے اور وہ فرشتوں کا لشکر تھا ورنہ مسلمان صحابہ میں جو آپ کی معیت میں لڑ رہے تھے ان میں یہ حیثیت ہی کہاں تھی بے چاروں میں، یہ طاقت کہاں تھی کہ بڑے طاقتور دشمن کو زیر کر دیں جن کے مقابل پر وہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لشکر کی بات کر رہے ہیں وہ دراصل فرشتوں کا لشکر ہے جس کے وعدے قرآن کریم میں بار بار دئے گئے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے منشاء کو دنیا میں جاری کرتے ہیں۔ لوطؑ کی قوم میں بھی اسی قسم کا معاملہ ہوا تھا۔ وہ فرشتے عذاب دینے کے لئے آئے مگر انہوں نے عذاب کے لئے دوسرا رنگ اختیار کیا، پتھراؤ کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب دینے کا ایک اور رنگ اختیار فرمایا گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ضرور سچا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تنبیہ دینے والے گزر جائیں اور ان کی باتوں کو کلیۃً قوم نظر انداز کر دے اور پھر الٰہی لشکروں کے ذریعے یا جن لشکروں کے ذریعہ سزا دینا خدا کو منظور ہو ان کے ذریعہ ان کو سزا نہ دی جائے۔

پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت کی اور اس کی جو میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت نہ کی اور جو حکم لے کر آیا ہوں اس کو جھٹلایا ان کی بھی اسی کے اندر مثال ہے۔ پس بارہا ہم جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں کو یہ تنبیہ کر چکے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان کو وہ خدا کے فرشتے دکھائی نہیں دے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی دئے اور ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا وہ فرشتے اس دفعہ کچھ اور سلوک کریں۔ پہلے تو اللہ کی ہدایت کو مانتے ہوئے جب اس کی طرف سے یہ حکم آجائے کہ اب تم ان مخالفوں کی قوم کو ملیا میٹ کر دو، وہ رکے رہیں یہ ہو نہیں سکتا، لازماً اب بھی وہی فرشتے اسی حکم کی اطاعت کریں گے جو حکم اللہ کی طرف سے ان کو دیا جائے گا۔ وہ جو بھی ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا مگر میں تو تنبیہ کے بعد تنبیہ کرتے ہوئے قوم کو جگانا چاہتا ہوں وہ اپنی طاقت کے نشے میں کلیۃً غافل ہو چکے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم جو اتنے طاقتور ہیں ہم پر بھی خدا کی پکڑ آسکتی ہے۔ یہی حال دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کا ہے، امریکہ کو دیکھو، یہود کو دیکھو، ان کو جو غلبے نصیب ہوئے ہیں دنیا میں وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غلبوں کو توڑ سکتا ہے اور لازماً اس نے توڑنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں وہ دن دکھائے گا یا اس سے پہلے ہمیں واپس بلا لے گا مگر یہ بات قطعیت کے ساتھ قابل یقین ہے یعنی یقین کریں اس امر پر ایک لحظہ کے لئے بھی اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انذار کے وعدے ان خدا بننے والوں کے خلاف بھی ضرور پورے ہونگے۔ ناممکن ہے کہ یہ وعدے پورے نہ ہوں۔ کیسے ہونگے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم ان کو دیکھیں یا دیکھنے سے پہلے خدا تعالیٰ ہمیں واپس بلا لے یہ اس کی مرضی ہے۔ ہر طرح سے ہم راضی ہیں مگر یہ وعدے تو ٹل نہیں سکتے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ان وعدوں کو ٹال سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ایک اور آیت کے حوالے سے پیش فرمایا ہے جو ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی، اللہ نے فرض کر لیا، لکھ رکھا ہے اپنے اوپر کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ اس تحدی کے بعد کون سوچ سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب نہ آئیں۔ اگر ذرا بھی کسی کے دل میں وہم ہو کہ یہ بات ٹل سکتی ہے تو اس کا ایمان ٹل گیا اور اس کے ایمان کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ یہ بات نہیں ٹل سکتی یہ خدا کا فرمان ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی فرماتے ہیں: "یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا اس کا وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی (المجادلہ آیت ۲۲) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں"۔

اسی وقت پورا ہوتا ہے جب مخالفت کریں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جب مخالفت نہ کریں تو پورا نہیں ہوتا۔ مراد یہ ہے اس وقت لوگوں کو پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے، روز روشن کی طرح پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے ورنہ یہ وعدہ تو بہر حال پورا ہونا ہے۔ اگر مخالفت چھوڑ دیں گے تو ویسے ہی غالب آجائے گا خدا کا رسول، مخالفت کریں گے تو ان کو نامراد کر دیا جائے گا، ان کی مخالفتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی اور پھر بھی خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ یہ مراد ہے کہ اس وقت لوگ پھر دیکھ لیتے ہیں کہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ "اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔ فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔ اور یہ مخالفت خدا کے پاک لوگوں کی تائید میں گولہ بن جایا کرتی ہے کیونکہ فرمایا "فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔

اب آپ دیکھ لیں اسلامی دنیا میں کیسے کیسے فریب خدا کے نام پر چلائے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگ اٹھے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ ساری طاقتیں ہیں کہ ایک پھونک سے تمہاری کائنات ہی بدل سکتے ہیں۔ قبروں کے پجاری لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اس قبر کے پجاری بن کر ہم نے یہ کچھ پایا ہے اور یہ تمہیں بھی دے سکتے ہیں۔ اتنے حیرت انگیز واضح طور پر جھوٹے اور لچر دعوے ہیں کہ کوئی معقول انسان ایک لحظہ کے لئے بھی ان کو قبول نہیں کر سکتا مگر وہ لوگ جو خدا کے انبیاء کی مخالفت کرتے ہیں ان کی عقل ماری جاتی ہے، عقل ماری جاتی ہے خود غرضی کی وجہ سے اور انا کی وجہ سے۔ ان کا مذہب سوائے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ پس جب دنیا کے اسباب سے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے تو ان جھوٹے پیروں فقیروں کی طرف، ان قبروں کے مجاوروں کی طرف دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں شاید ان کے ذریعے ہمارے پلے مرادیں آجائیں یا ہماری مرادیں ہمارے پلے میں ڈال دی جائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ خدا کے برگزیدوں کی مخالفت کے بعد انہوں نے اپنی بھلائی کے سارے رستے منقطع کر لئے ہوتے ہیں اور مخالفت اسی کی کرتے ہیں جو خدا کا برگزیدہ ہو۔ جو برگزیدہ نہ ہو اس کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ اس کی جوتیاں اٹھاتے، اس کے قدم چاٹتے ہیں کہ کسی طرح ان کی منہ مانگی مرادیں پوری ہو جائیں۔

"سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں"۔ فرمایا سچے کے ساتھ طوفان آتے ہیں۔ ان طوفانوں سے گزر کر، ان طوفانوں کے سارے مصائب اور تھپیڑے برداشت کرتے ہوئے ان سے نکل کر جو سچوں کے پاس پہنچیں انہی کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، انہی کو خدا ملا کرتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اے جماعت اس بات سے گھبرانا نہیں، تمہاری خاطر خدا تعالیٰ نے یہ نظام بنایا ہے تاکہ تم میں سے پاک اور صاف اور ستھرے الگ ہو جائیں اور جھوٹے اور دنیادار اور دنیا پرست اور انانیت کے پجاری تم سے بالکل جدا ہو جائیں۔ یہ مقصد ہے اس حکمت عملی کا کہ سچوں کی مخالفت بھی ہو اور اس مخالفت میں سے گزرتے ہوئے سچوں کے قدموں تک انسان پہنچے۔

فرماتے ہیں "یہ سب امور مخالفت وغیرہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندے کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جس کو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلے پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے پھر بھی یہ غالب آتے ہیں"۔ مثال دے رہے ہیں کہ ایک جھوٹا تحصیلدار جس کو وقت کی حکومت نے تحصیلدار مقرر نہ کیا ہو اگر ایک گاؤں میں چلا جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی یہ کہہ دے کہ مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے"۔ کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دے کہ مجھے شک ہے یہ تحصیلدار نہیں ہے۔ "تو آخر کار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا"۔ کیونکہ یہ بات عام ہو جائے گی اس کے دل کا چور بتائے گا کہ ہو سکتا ہے تم پکڑے جاؤ اس لئے یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔

"وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا کہ میرا پول کھل جائے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں"۔ یعنی ایسا جھوٹا تحصیلدار جانتا ہے کہ میں چور ہوں۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی"۔ خدا کے بندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا نے مقرر فرمایا ہے ان کی سچائی کا نشان ان کی استقامت میں ہے۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہیں"۔ یعنی اتنی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنی مخالفت کے بعد جس شخص کو اپنے موقف پر قائم نہیں رہنا چاہئے اور جو کچھ دعاوی کئے ہیں ان سے توبہ کر لینی چاہئے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں کہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے یہ باز ہی نہیں آتا کسی قیمت پر اپنا موقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہر قسم کے مصائب، ہر قسم کی مشکلات میں سے یہ بھی گزر رہا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گزار رہا ہے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں اور آخر کار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ **"سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جائے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائے گی"**۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے ثابت قدم رہو، ہر قسم کی مخالفت کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے طور پر جو تقدیر تمہیں اونچا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے قبول کرو۔ اور ہرگز ذرہ بھی بزدلی نہ دکھاؤ۔ قائم رہو، قائم رہو، قائم رہو یہاں تک کہ دشمن تنگ آجائے، بیزار ہو جائے۔ وہ کہے کن لوگوں سے پالا پڑا ہے ہر کوشش کر دیکھی ہر کوشش

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

کو ان لوگوں نے نامراد کر دکھایا ہے۔ اس وقت پھر دنیا بول اٹھتی ہے کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ سچوں کی استقامت کو گرد و غبار سے ڈھانکا نہیں جاسکتا، بالآخر یہ نور وہ ہے جو ظاہر ہوگا۔

اس کے لئے کچھ گریہ وزاری بھی کرنی پڑتی ہے، عاجزی اور انکساری سے خدا کے حضور جھکنا پڑتا ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نصائح میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا" **خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔** جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے"۔

اب یہاں "نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے" یہ مراد نہیں ہے کہ ذاتی خواہش کو اس کے حضور پیش نہ کرے۔ **نفسانی خواہش اور ذاتی خواہش میں فرق ہے** ۔ نفسانی خواہش میں انسان اپنے نفس سے مغلوب ہو کر بعض خواہشات کرتا ہے جو حرص و ہوا کی خواہشات ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ قدر کی نظر سے نہیں دیکھتا ایسا دعا کرنے والا مستجاب الدعوات نہیں ہو سکتا، اس کی دعائیں مقبول نہیں ہونگی۔ پس وہ شخص جس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ بات بھی قطعی ہے کہ جو اس نے مانگا ہے خواہ جوتی کا تسمہ بھی مانگا ہو، نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں ایک ذاتی ضرورت کی وجہ سے، ایک بندے کی حیثیت سے جو عاجز بشر ہے وہ خدا سے ہی مانگے گا اور کس سے مانگے گا مگر نفسانی خواہش کے مطابق نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس کی مرادیں ضرور پوری کی جاتی ہیں اور جس کی دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔

فرماتے ہیں "اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے"۔ یہ نہیں کہ اس کی مشکلات نہیں ہیں لیکن مشکلات پڑتی ہیں ان مشکلات سے نکلنے کی راہیں اس کو دکھائی جاتی ہیں اور اس پر آسان کر دی جاتی ہیں۔ "جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے "وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ"۔ (الطلاق:۳،۴) ۔ اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں"۔ یہ جو پہلا فقرہ ہے روٹی وغیرہ نہیں اس کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو دنیاوی رزق نہیں ملتا۔ مراد یہ ہے کہ اول مراد وہ رزق ہے جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ اس میں علوم کا رزق، ذہن کی روشنی کا رزق، دل کے کشادہ ہونے کا رزق جو خدا کے نور کی خاطر کشادہ کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ سما سکے۔ یہ سارے رزق اس سے ملتے ہیں جن کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے پیچھے دنیاوی رزق بھی اس کو ملتا ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری عبارت پڑھنے سے کھل جاتی ہے۔

"بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا"۔ "مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْراً یَّرَهٗ"(سورۃ الزلزال آیت ۸)۔ ایک ادنیٰ سا ذرہ بھی نیکی کا کروگے تو اسے دیکھ لوگے۔ جو بھی نیکی کا ایک چھوٹا سا ذرہ بھی بجالاتا ہے یَرَهٗ اس کا نیک اثر، اس کا نتیجہ وہ ضرور دیکھ لے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔

اب یہاں ایک اشتباہ ہے جو دور ہو جانا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واضح کھلی کھلی تعلیمات کے خلاف نتیجہ نکل سکتا ہے، جو نتیجہ نکالنا کسی دیانتدار انسان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تحریریں پڑھی ہوں وہ کبھی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس تحریر کا یہ مطلب ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں ہے کہ جو لوگ ان کی قبروں کی عزت کر رہے ہیں، جو ان کی قبروں کے پجاری بنے ہوئے ہیں، جو ان کی مٹی سے بھی فیض حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ جائز کام کر رہے ہیں اور ان کی بڑائی ان کے ان کاموں کے جواز کا ثبوت ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ان کی بڑائی اپنی جگہ، اگر وہ بڑائی نہ ہوتی تو لوگ اس کثرت کے ساتھ ان کی طرف مائل نہ ہوتے صرف یہ نتیجہ نکالا ہے۔ جس رنگ میں وہ مائل ہو رہے ہیں وہ خود دنیا دار ہیں اور دنیاداری کے طریق پر ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں جو ہرگز جائز نہیں ہے۔ تو مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر کو باقی تحریروں سے جدا کر کے اس طرح پڑھنا نہیں چاہئے کہ بنیادی بات سمجھنے کی بجائے غلط نتائج نکال لیں اور قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے خلاف نتائج اخذ کریں۔

"مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔ خدا تعالیٰ سے تعلق سچا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو اس طرف مائل کر دیا اور وہ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں مگر ان کے عزت کرنے کے طریق کیا ہیں یہ الگ بات ہے کہ وہ جائز طور پر وہ عزت کرتے ہیں یا ناجائز طور پر، دینی مقاصد کی خاطر یہ عزت کرتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دینی مقاصد کی خاطر بھی عزت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی مٹی کو بھی لوگ پیار سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ جو سچے ہیں ان کے ذہن میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اس مٹی تلے دبا ہوا انسان خدائی طاقتیں رکھتا ہے اور ہمیں کچھ دے سکتا ہے۔ وہ عزت کرتے ہیں اس لئے کہ یہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔ پس اس کی مٹی سے بھی اللہ کی محبت کی خوشبو آتی ہے وہ ندا اٹھتی ہے جو اس کے دل سے اٹھا کرتی تھی۔ پس دیکھیں مٹی کی عزت کرنے میں کتنا فرق ہے۔ پس اگر اس پہلو سے اس تحریر کو سمجھیں تو بالکل جائز اور سو فیصدی درست ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی قبروں کی مٹی کی بھی عزت کی جاتی ہے، ان سے پیار کیا جاتا ہے۔ یہ وجہ نہیں کہ مٹی ان کو کچھ دے گی بلکہ اس لئے کہ وہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔

فرماتے ہیں :"**خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے ۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آ جاتے ہیں** جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ اب یہاں دیکھیں نا "بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ کوئی یہ سمجھے گا کہ پہلے بزرگ نہیں ہوتا اب بزرگ بنا ہے حالانکہ یہ سارا سلسلہ گواہ ہے کہ بزرگ تھا تو یہ باتیں اس نے کی تھیں۔ پس اس کا مطلب پھر کیا ہوا 'وہ بڑا بزرگ بن جاتا ہے' اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سنئے۔

"توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے"۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے جو اس بندے کی طرف قدم بڑھاتا ہے بلکہ جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے چونکہ وہ بزرگ ہے اس لئے جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے وہ خدا کی بزرگی کے معنوں میں بزرگ ہو جاتا ہے "حتّٰی کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے"۔ یہ خلیفۃ اللہ کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ تمام وہ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمین میں خلیفہ بنایا ان کے اندر یہ قدر مشترک تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر خدائے بزرگ و بالا کی طرف بڑھے اور چونکہ خدا بزرگ تھا اس کی خاطر انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا اس لئے اللہ نے ان کو اپنا لیا اور اپنی بزرگی سے حصہ دیا اور یہی وہ بزرگی ہے جس کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔

فرمایا "اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ"۔ کیا مراد ہے ؟۔ **قادیان میں جو** بیعت کرنے کی غرض سے آتے تھے، جو نئے احمدی ہوتے تھے، ان سے خطاب فرما رہے ہیں۔ **فرماتے ہیں یہ نہ ہو** کہ توبہ کرو اور اس توبہ کو یہیں پیچھے چھوڑ جاؤ۔ یہ جو توبہ کی ہے یہ تو اب زندگی بھر ساتھ دے گی اور **ساتھ دے گی** تو توبہ ہوگی ورنہ توبہ نہیں ہے۔ "بلکہ اسے امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو"۔ اب یہ تمہارے پاس **امانت ہو گئی** ہے۔ "توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے **بنائی گئی** ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے واصْنَعِ الْفُلْكَ یعنی کشتی بنا اور پھر یہ بھی فرمایا ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ" کہ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہی ہیں جو اللہ کی بیعت کرتے ہیں یعنی اللہ نے جو حکم دئے ہیں تیری بیعت کے بعد ان حکموں کے سوا تو کوئی اور حکم نہیں دیتا۔ بعینہ وہی حکم دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے۔ ان معنوں میں یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

یہ وہ آیت ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی اور بعض دشمنوں نے جن میں بہائی بھی شامل ہیں اس کا ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی اور عیسائی بھی اسی پر اعتراض کرتے ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے حالانکہ وضاحت موجود ہے۔ اس لئے اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے کہ بیعت اللہ کی خاطر کرتے ہو، محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر کرتے ہو اور اس طرح اس بیعت کو چمٹ جاتے ہو جیسے کہ اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر رکھا ہوا ہو۔ یہی ترجمہ ہے جو ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اطلاق پاتا ہے کیونکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کے تمام حق ادا کئے اور اسی وجہ سے آپ اس قابل ٹھہرے کہ اللہ کی نظر میں آپ کا ہاتھ بھی محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی طرح خدا کے ہاتھ کی نمائندگی کرے۔

پس فرمایا "جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ

ارشاد نبوی

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا :-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

GUARANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

SONIKY

HAWAI

NTR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

کا مطیع سمجھا جاتا ہے"۔ اب دیکھیں یہ ساری باتوں کی وضاحت اس میں موجود ہے اس کے باوجود بعض دشمن جو ہرزہ سرائی کرنا چاہیں، یہ ان کی مرضی ہے۔ وہ آپ ہی اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ فرماتے ہیں "پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"۔

اب یہ ایک پیشگوئی تھی جس کو لفظاً لفظاً جماعت عالمگیر نے اپنے حق میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جن لوگوں نے اخلاص سے بیعت کی تھی ان کی اولادوں کا تتبع کر کے دیکھیں کہ کہاں کہاں پہنچیں اور خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی شانیں ان کو عطا کیں۔ روحانی شانیں جنہوں نے حاصل کیں انہوں نے تو اصلیت کو پالیا مگر جن کو روحانی شانیں نصیب نہ ہو سکیں دنیا میں بھی خدا نے کمی نہ ہونے دی، بہت کچھ دیا اتنا کہ حیران رہ گئے۔ ایک چھوٹا سا زمیندار جو سبزیاں کاشت کرتا تھا باغ ٹھیکے پر لیتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو باگاں والے کہا، یہ باغوں والا ہے اور باغ و بہار والا بن گیا اور اللہ کے فضل سے اس کی اولاد سب دنیا میں پھیلی اور ان میں بہت ہیں جو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے جو ان کے دادا یا باپ دادا پر تھی خدا تعالیٰ کے نعمت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعتصام کر لیا ہے اللہ کے ساتھ اور کچھ ایسے ہیں جن کو توفیق نہیں ملی مگر وہ نعمتیں ان کے ساتھ پھر بھی چمٹی ہوئی ہیں اور دنیا کی فضیلتوں کے لحاظ سے ظاہر کر رہی ہیں، گواہی دے رہی ہیں کہ ان کے باپ دادا سچے تھے اور سچے کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔

پس **"سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"**۔ رحمت کے جو مفہوم بھی آپ لیں وہ گھر ضرور بھرتے ہیں اس سے۔ "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ اب یہ ایک فرق کرنے والا مضمون ہے جو خدا کے سچوں کو دوسروں سے جدا کر دیتا ہے۔ دوسرے لازماً اسباب کے محتاج ہوتے ہیں اسباب کے بغیر ان کے لئے کوئی کام نہیں چلتے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھی بہت کام نہیں چل رہے، دھکے کھاتے پھرتے ہیں اسباب کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں مگر اسباب اختیار کرنے کے باوجود، بظاہر ان کا حق ادا کرنے کے باوجود بھی ان کے کام نہیں بنتے۔ مگر خدا کے وہ سچے ہیں جن کے ہاں اسباب کی کوئی محتاجی نہیں ہوتی اور جب اسباب نہ ہوں تو بسا اوقات ان کے دل میں اللہ تعالیٰ دعا کی ایسی پرزور تحریک ڈالتا ہے کہ اس تحریک کے ساتھ ہی وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہماری دعا مقبول ہو گئی ہے اور دیکھنے والے بھی پھر اپنے حق میں ان دعاؤں کو مقبول ہوتا دیکھتے ہیں اور حیرت انگیز دعا کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔

پس فرمایا: "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو"۔ اسی نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ کیسے مجبور ہو سکتا ہے کہ اسباب کا محتاج ہو اپنے پیاروں کے کام بنانا چاہے تو بغیر اسباب کے بھی بناتا ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ یہ الفاظ مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں "اور کبھی اسباب پیدا کر کے"۔ اس کو یوں پڑھیں گے یعنی یہ ایک فقرہ ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے"۔ یعنی جن اسباب کا پیدا کرنا ان کی طاقت میں نہیں تھا وہ اسباب ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے اور ان کے نتیجے میں پھر ان اسباب کو برکت ملتی ہے اور وہ پھلدار بن جاتے ہیں۔

فرمایا "اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے"۔ "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو دنیا میں ہر جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بہت لوگ ہیں جن کی محنتوں کی وجہ سے انہوں نے یہی سمجھا کہ محض محنتوں کی وجہ سے ان کے کاروبار کو پھل لگے اور بکثرت پھل لگے۔ بہت ان کو برکتیں ملیں لیکن جب ان کے کام بگڑ گئے، جب خدا نے چاہا کہ مزید نہ چلیں، جب خدا نے سمجھا کہ یہ اپنے اوپر زیادہ انحصار کرنے لگ گئے ہیں تو "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ کچھ پیش نہیں جاتی، کچھ بھی عقل کام نہیں کرتی، ہر ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں لیکن سارے بے ثمر ذریعے رہتے ہیں ان ذرائع کو کوئی بھی پھل نہیں لگتا۔

ابھی کل ہی کی ڈاک میں ایک غیر احمدی دوست کا خط ملا ہے مالی امداد کے لئے نہیں بلکہ دعا کی خاطر۔ اس نے لکھا کہ میں نے ایک زمانے میں اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہت عمدگی کے ساتھ محنت کی، تجارت کو بہت برکت ملی، میں کروڑ پتی ہو گیا اور کچھ عرصے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے سارے کام بگڑ گئے یہاں تک کہ بیوی کا زیور بیچ کر میں نے تجارت میں لگا دیا وہ بھی ڈوب گیا اب کوئی گھر کا سرمایہ باقی نہیں رہا۔ میں نے ایک احمدی سے سنا ہے، یعنی وہ غیر احمدی لکھتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور آپ سے میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں کسی مالی امداد کا مطالبہ نہیں کرتا کہ میرے لئے دعا کریں کہ جس نے بنے بنائے توڑے ہیں وہ توڑے ہوئے پھر بنا دے۔ تو میں نے بھی اس کے لئے دعا کی اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہ محض اللہ کی خاطر جھکا ہے اور اس نے امید ظاہر کی ہے کہ اب دنیا کا کوئی پیر فقیر کام نہیں آ سکتا مگر اس وقت جو خدا تعالیٰ کی جماعت کا نمائندہ ہے وہی میرے کام آئے گا تو آپ سب بھی تو اس میں شامل ہیں۔ آپ بھی میری دعا کے ساتھ شامل ہو کر اس کی مدد کریں۔

چنانچہ اس کے آخر پر فرماتے ہیں **"غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو"**۔ "ہمیشہ ذکر کرو"۔ یہ ذکر انسانی دل پر غالب رہنا چاہئے، اس کے دماغ پر غالب رہنا چاہئے، سیر و تفریح ہو، کھیل کود ہو جو کچھ بھی ہو ذکر الٰہی سے دل ہمیشہ روشن رہنا چاہئے۔ فرمایا "ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ **جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے**"۔ اگر تم اس ذکر سے تھک جاؤ گے تو شیطان جو تمہارے پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہے تمہیں پکڑنے کے لئے وہ تم پر غالب آ جائے گا۔ "اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو"۔ یہ بہت ہی بنیادی اور مرکزی حقیقت ہے کہ توبہ کی ہے تو اس کو زندہ رکھو جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس کو زندہ رکھنا ایک مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے۔ یہ تصور خیالی ہے کہ توبہ کی اور چھٹی ہو گئی۔

تو یہ آغاز ہے خدا کی راہ میں جدوجہد کرنے کا، تمام جدوجہد توبہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور توبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش ہی انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ جس طرح نماز کو قائم کرنے کی کوشش سے انسان کو نماز قائم کرتی ہے اسی طرح توبہ کا حال ہے۔ "توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو"۔ یعنی کوئی وقت بھی ایسا نہیں آنا چاہئے کہ توبہ سے تمہارا دل اچاٹ ہو جائے اور پھر تم دنیا کی طرف کلیۃً جھک جاؤ۔ "کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے"۔ پس توبہ کے اوپر زور مارتے رہو جب تک تم یہ روحانی ورزش کرتے رہو گے تمہارا یہ عضو بے کار نہیں ہو گا، اس میں جان پڑتی رہے گی۔ جب چھوڑ بیٹھو گے تو معطل عضو بے کار ہو جایا کرتے ہیں پھر تمہاری زندگی مفلوج ہو جائے گی خدا کی راہ میں کوئی بھی سعی نہیں کر سکو گے۔

اسی عبارت میں آگے چل کر فرمایا "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ اب ان کو اچھی طرح پلے باندھ لیں۔ نمبر ایک استغفار، نمبر دو توبہ، نمبر تین دینی علوم کی واقفیت، نمبر چار خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور نمبر پانچ پانچوں وقت کی نماز کو ادا کرنا۔ یہ پانچ باتیں ہیں جو بنیادی طور پر پہلے بھی بیان کی جاتی رہی ہیں انبیاء کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی جیسا کہ میں نے حدیث پیش کی تھی پانچ ہی باتوں کا حکم دیا ہے، یہی پانچ باتیں ہیں۔

"نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے"۔ سب دعائیں، سب تمنائیں نماز سے مل سکتی ہیں۔ "جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ (البدر ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)۔

اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے انشاء اللہ باقی اگلے جمعہ۔

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

طالب دُعا:۔ محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

عیدالاضحیہ احادیث کی روشنی میں

(فضل حق خان متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

عید الاضحیٰ حج کے دوسرے دن ہوتی ہے۔ اور اپنے اندر ایک اہم تاریخی واقعہ کی یاد رکھتی ہے۔ یہ عید ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ و حضرت ہاجرہؑ کی اُس قربانی کی یادگار ہے۔ جو انہوں نے آج سے کئی ہزار سال قبل مکہ معظمہ کے پاس دی۔ اس تاریخی واقعہ میں حضرت اسماعیلؑ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور ایک عظیم الشان نبی و رسول کی بشارت پائی جاتی ہے۔

جب حضرت اسماعیلؑ اپنے والد بزرگوار حضرت ابراہیمؑ کی رؤیا کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح ہونے کیلئے تیار ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَے ابراہیم! تو نے رؤیا کو پورا کر دیا۔ اور اپنے امتحان میں سُرخرو ہوا۔ کیونکہ رؤیا سے ظاہری طور پر ذبح کرنا مراد نہیں تھا بلکہ اپنے لختِ جگر کو بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آنا ہی ذبح کرنے کے مترادف تھا۔ اس موقعہ پر حضرت ابراہیمؑ نے قربانی و ایثار کے اس جذبہ کو تا ابد قائم رکھنے کیلئے حضرت اسماعیلؑ کی جگہ ایک مینڈھا ذبح کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حج کے موقعہ پر قربانی کی سنّت کو پھر سے جاری فرمایا۔ اور عید الاضحیٰ ہر مسلمان کو اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کراتی ہے۔ اور اس میں ایک عظیم الشان سبق و نصیحت ہے۔ حضرت سیدنا المصلح الموعودؓ اس قربانی کی فلاسفی ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

”اس سے اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ سبق بھی دینا چاہتا ہے کہ قربانی وہ نہیں جس میں انسان خود ہلاک ہو جاوے۔ جیسا کہ دوسری قوموں میں رواج تھا کہ خود مر جاتے یا اپنے عزیزوں کو ذبح کر دیتے۔ بلکہ قربانی یہ ہے کہ انسان اس غرض سے اس طرح تکلیف اٹھائے کہ اس کا فائدہ دنیا کو پہنچے۔ خدا تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ لوگ مریں۔ بلکہ اُسے یہ پسند ہے کہ لوگ زندہ ہوں وہی قربانی اس کی نگاہ میں قبول ہو سکتی ہے۔ جو بنی نوع انسان کی زندگی کا موجب ہو۔ اس اصل کو ہم بکرا ذبح کر کے عید الضحیٰ میں تازہ کرتے ہیں“۔

(الفضل ۱۵ ؍نومبر ۱۹۴۵ء)

اس کے بعد عید الضحیٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہدیۂ قارئین ہیں: تا احادیث کی روشنی میں اہل اسلام اس مبارک تقریب کو منا سکیں:-

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے اہل مدینہ کو سال کے دو دنوں میں کھیلتے کودتے پایا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے تمہارے ان دنوں کو عیدالضحیٰ اور عید الفطر کی مبارک تقریبات میں بدل دیا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ ان دو دنوں میں خوشی منایا کرو“۔ (ابوداؤد و نسائی)

احادیث سے ثابت ہے کہ قربانی کا ارادہ رکھنے والا اگر حاجیوں کی طرح چاند دیکھنے سے قربانی تک حجامت یعنی سر وغیرہ نہ منڈوائے۔ تو یہ مستحب اور موجب ثواب ہے۔

نمازِ عید سے قبل قربانی کا ذبح کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی قربانی کر جائے تو قربانی نہ ہوگی۔

براءبن عازبؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ عید الضحیٰ کے دن ہمارا سب سے پہلا کام نماز ادا کرنا ہے۔ پھر گھر جا کر قربانی چاہئے جس نے اس طریق سے یہ دن منایا۔ اس نے ہماری سنت کو پا لیا۔ لیکن جس نے تقدیم و تاخیر سے کام لیا۔ اور قربانی نماز سے پہلے کر دی۔ تو وہ قربانی نہ ہوگی۔ بلکہ فَاِنَّمَا ھُوَ لَحْمٌ وہ عام گوشت ہوگا“۔

(بخاری جلد اوّل کتاب العیدین باب الخطبہ بعد العید)

ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ یا (دیگر جانوروں کی) قربانی عیدگاہ میں کرتے تھے“۔

(بخاری کتاب العیدین باب النحر والذبح یوم النحر بالمصلی)

عید کے دن خاص طور پر زیبائش کرنا سنت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے بازار میں ریشم کا جبہ دیکھا آپ وہ جبہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جبہ کو مول لے لیں۔ اور عید و جس دن غیر قوموں کے وفود آئیں۔ اس دن اس کو زیب تن فرمایا کریں“۔

(بخاری جلد اوّل کتاب العیدین باب ماجاء فی العید والتجمل منھا)

ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ

عید الفطر اور عید البقرہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھی گاڑی جاتی اور آپ اس کے سامنے نماز پڑھتے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الصلوٰۃ الی الحربۃ یوم العید)

اسی طرح ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عیدالضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے اور سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے اور نماز کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے آپ انہیں نصیحت کرتے، اچھے کاموں کا حکم دیتے اگر کوئی لشکر بھیجنا مقصود ہوتا تو اسے الگ کر لیتے اور جو احکام جاری کرنے ہوتے کرتے پھر واپس تشریف لاتے۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ اسی طریقے پر کاربند رہے“

(بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی بغیر منبر)

عید الفطر کے روز کچھ کھا کر اور عیدالضحیٰ کے دن نماز کے بعد آکر کھانا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ نے بریدہؓ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا اس عید کے دن نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد ناشتہ فرماتے تھے۔ امام احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ کھاتے بھی قربان کے گوشت سے۔

نماز عید کے ادا کرنے کیلئے بیرون از شہر جانا، چاہئے اور آتے ہوئے تکبیر کہنا۔ جانے کا راستہ آتے ہوئے تبدیل کرنا احادیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا عید الفطر اور عیدالضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف جاتے اور آتے وقت راستہ تبدیل فرماتے۔ (ترمذی باب العیدین)

نماز عید کیلئے عورتوں اور بچوں کا جانا بھی ضروری ہے۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز ادا نہیں کریں گی خطبہ وغیرہ سنیں گی اور اجتماعی دعا میں شریک ہوں گی۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عورتوں کو حکم دیا کہ ہم حائضہ اور نوجوان کنواریوں کو نماز عید کیلئے عیدگاہ میں لے جایا کریں۔ یہ سب مسلمانوں کے ساتھ نیکی کے کاموں میں شریک ہوں۔ ہاں حائضہ عورتیں نماز ادا نہ کریں۔“ (بلوغ المرام باب صلوٰۃ العیدین صفحہ ۳۴)

عید کے روز خوشی کی وجہ سے ایک حد تک گانا بجانا بھی جائز ہے۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عید کے روز میرے گھر میں میرے والد حضرت ابو بکرؓ آئے۔ اس وقت میرے پاس دو انصاری لڑکیاں بیٹھی گانا بجا رہی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے آکر یہ دیکھا تو فرمایا ”ایسے شیطانی کام خدا کے رسول کے گھر میں“ یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو بکر ہر قوم کی خوشی کا دن ہوتا ہے اور یہ دن ہماری خوشی کا ہے۔ اسلئے ان کو گانے دو“

(بخاری جلد اوّل کتاب العیدین باب ماجاء فی العیدین صفحہ ۱۳۰)

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عمرو بن شعیب کی روایتوں سے ثابت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عیدگاہ میں ادا فرماتے سب سے پہلے نماز دو رکعت ادا کرتے پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں قرأت بالجہر سے قبل کہتے۔ نماز عید کے بعد خطبہ دیتے۔ جس میں مسلمانوں کو نیکی کی تحریص فرماتے۔ یہ خطبہ جمعہ کی طرح ہوتا تھا۔ خطبہ کے بعد مسلمان متفرق ہو جاتے۔ نہ نماز سے قبل کوئی رکعت پڑھتے اور نہ ہی بعد میں۔ نماز عید بغیر اذان و قرأت کے شروع ہوتی۔ البتہ ابوسعید الخدریؓ کی روایت سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔“

(بلوغ المرام باب صلوٰۃ العیدین صفحہ ۳۵)

نماز عید کے متعلق عام حکم تو یہ ہے کہ عیدگاہ میں جا کر ادا کی جاوے۔ لیکن حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب بارش ہو تو مسجد میں بھی نماز عید ادا کی جا سکتی ہے“۔ (بلوغ المرام باب صلوٰۃ العیدین)

قربانی کے متعلق یہ یاد رہے کہ قربانی کرنا ہر صاحبِ وسعت پر واجب ہے۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد یہ قربانی کی جاتی ہے۔ بکری، دنبہ، مینڈھا، بھیڑ ہو۔ تو ایک شخص کی طرف سے قربانی ادا ہوگی۔ اور ایک گائے یا ایک اونٹ سات افراد کی طرف سے قربانی کیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور کی عمر کے متعلق پختہ قاعدہ یہ ہے کہ وہ جس نے اپنے دو دانت نکالے ہوں، یا اس سے زائد عمر کا ہو۔ قربانی دیا جا سکتا ہے۔ دُنبہ یا مینڈھا اگر چھ ماہ کا ہو۔ اور قدامت میں دوندے کے برابر ہو۔ تو بھی جائز ہے۔ ایسے جانور جو اندھے، کانے، لنگڑے (ایسا لنگڑا جو قربانی گاہ تک خود چل کر نہ جا سکتا ہو) یا نصف سے زائد کان کٹے ہوئے ہوں۔ وہ قربانی کے طور پر نہیں دیئے جا سکتے۔ البتہ وہ جانور جس کے پیدائشی طور پر کان یا سینگ نہ ہوں یا ٹوٹ گئے ہوں جائز ہے۔

آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں عید کی خوشی سے ہمکنار کرے۔

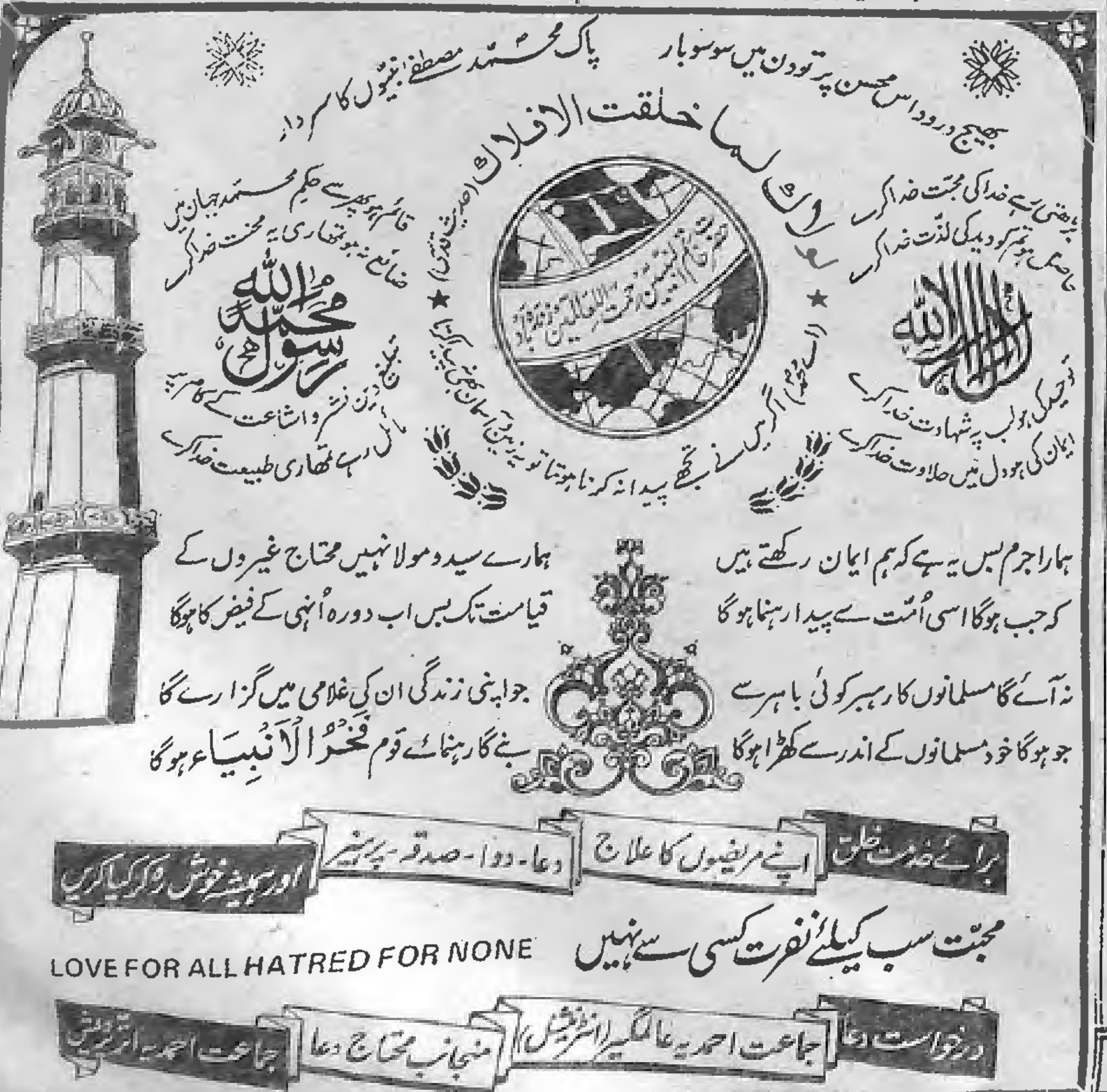

گلدستہ درویشان کے وہ

پھول جو مرجھا گئے

از حکیم چوہدری بدر الدین عامل بھٹہ سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

یادش بخیر میری عمر اس وقت پانچ سال کی ہو گی ہماری رہائش ان ایام میں حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ (سابق مہر سنگھ) کے مکان کے شمالی حصہ میں تھی اسی مکان کے ساتھ کالج روڈ گزرتی ہے اور یہی سڑک کوٹھی موسومہ دار السلام سے لگتی ہوئی آگے ٹھیکری والا کی طرف چلی جاتی ہے۔ آج کل یہ سڑک پختہ بن گئی ہوئی ہے۔ ان ایام میں یہ کچی سڑک ہوا کرتی تھی اور بچے گرد میں بڑی خوشی سے کھیلتے تھے۔

شام کا جھٹ پٹا تھا کہ میرے بڑے بھائی قمر الدین صاحب اور میرے تایازاد بھائی عبد الرشید صاحب اپنے ایک دوست کو زخمی حالت میں لیکر گھر آئے والدہ جو اس وقت کھانا پکانے کی تیاری میں تھیں یہ دیکھ کر گھبرا کر اٹھیں اور پوچھا کیا ہوا ہے۔ بھائی نے بتایا کہ یہ ہمارے سکول کے کلاس فیلو ہیں۔ اور ہمارے بڑے اچھے دوست بھی ہیں۔ انہیں کبڈی کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی ہے۔ ان کا گھر دور ہے اس لئے ہم ان کو ساتھ لے آئے ہیں کہ ان کی پٹی وغیرہ کر کے پھر ان کو گھر پہنچایا جائے۔

والدہ نے فوراً ہلدی اور تیل ذرا گرم کر کے زخموں پر لگایا اور اپنے دوپٹہ میں سے ایک لمبی لیر کاٹ کر اس کے تین حصے کئے اور تینوں زخموں پر باندھ دی دودھ گرم کر کے پلایا۔ اس وقت والد صاحب بھی نماز مغرب سے فارغ ہو کر گھر آگئے تھے۔ آپ نے بھی حال دریافت فرمایا۔ یہ زخمی لڑکا مکرم ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب کا بیٹا بشیر احمد تھا مکرم ٹھیکیدار محمد عبد اللہ طبیعت کے سخت واقعہ ہوئے تھے۔ اور ایسی کھیل کود سے جس میں زخمی ہونے کا بھی خطرہ ہو اپنے بیٹے کو منع کرتے رہتے تھے۔ آج انکا بیٹا زخمی حالت میں گھر جانے سے ڈر رہا تھا کہ یہ حالت دیکھ کر والد صاحب سخت ناراض ہوں گے۔ میرے ابا جان ملٹری کے ریٹائرڈ افسر تھے اور بڑے حوصلہ مند تھے اور محترم ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب سے بھی اچھی طرح واقف تھے آپ نے اپنے بیٹے اور بھتیجہ اور ٹھیکیدار کے بیٹے بشیر احمد صاحب کو ساتھ لیا اور مکرم ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب کے مکان پر جو قریب ہی دار البرکات غربی میں واقعہ تھا۔ جاکر دستک دی مکرم ٹھیکیدار صاحب کے والد صاحب نے دروازہ کھولا تو سامنے اپنے بیٹے کو زخمی حالت میں پایا غصہ تو ضرور آیا۔ اور گویا ہوئے تو آج کہاں اتنی دیر رہا ہے اور نماز مغرب کہاں پڑھی ہے۔ میں تمہیں مسجد میں دیکھتا رہا ہوں۔ والد صاحب نے کہا بھائی عبد اللہ صاحب آپ بیٹھک تو کھولیں بیٹھ کر تسلی سے بات کریں گے۔ چنانچہ بیٹھک کھول کر مکرم ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب نے ٹھنڈا مشروب بھی منگوایا اور پھر اطمینان سے والد محترم نے بتایا کہ ہم عمر بچے ہیں ٹھیکری والے کے بچوں کی ٹیم سے میچ طے ہو گیا تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم میں ہمارے دونوں بچے بھی شامل ہیں۔ آپ کا بچہ بھی شامل ہے لہٰذا میچ کھیلنا لازم تھا۔ یہ محض اتفاق ہے کہ ایک کھلاڑی کو جو کبڈی ڈالنے آیا تھا پکڑتے ہوئے زمین پر گر کر انہیں چوٹیں لگ گئیں مگر آفرین ہے آپ کے بچے کی پامردی پر کہ اس نے چھوڑا نہیں اور یوں بھی اجتماعی طور پر ہم اور آپ دونوں مبارکبادی کے مستحق ہیں کیونکہ ہمارے بچے آج میچ جیت کر آئے ہیں۔ آپ بچے کے زخم دیکھ کر پریشان نہ ہوں بلکہ اسکی کامیابی پر خوش ہوں اور ان کا حوصلہ بڑھائیں۔

اس واقعہ کے بعد بھی میرے بھائیوں کے ساتھ بشیر احمد صاحب (جنہیں اب ہم محترم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب مرحوم کے طور پر ذہنوں میں موجود پاتے ہیں) آتے رہتے تھے۔ اور بڑے اچھے دوست تھے۔ بچپن سے ہی ذہین اور بلا کے ہوشیار تھے۔

ازاں بعد میرے بڑے بھائی جو آٹھویں کلاس میں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھتے تھے ایک حادثہ میں وفات پاگئے چند ماہ بعد میرا دوسرا بڑا بھائی جو مجھ سے دو جگہ بڑا تھا وہ بھی نمونیہ سے وفات پاگیا۔ والدہ ان صدمات کے باعث سخت گھبرائیں۔ اور ماحول کی تبدیلی کی خاطر واپس اپنے گاؤں چک نمبر 438 گ۔ب ضلع لائل پور (حال فیصل آباد) چلی گئیں۔

چند سالوں کے بعد ہی جنگ عالمگیر ثانی کے بادل آسمانِ سیاست پر منڈلانے لگے تھے اور والد بزرگوار کو جو ملٹری کے ریٹائر افسر تھے۔ پھر سے فوجی خدمات کیلئے طلب کر لیا گیا تھا۔ والدہ نے پھر ارادہ کیا کہ ہم قادیان کے مقدس ماحول میں چلے جائیں۔ جہاں امن ہے۔ پیار ہے۔ محبت بھرا ماحول ہے۔ اور بچوں کی بہتر تربیت کے مواقع موجود ہیں۔ لہٰذا جن ایام میں جنگ عالمگیر عروج پر تھی ہمارا گھر پھر قادیان چلا آیا۔

قادیان آنے کے بعد جن دو لڑکوں سے میری خاص طور پر دوستی ہو گئی۔ ان میں اول نمبر پر محمد عامل صاحب بدر ہیں ان سے اس قدر پیار کا تعلق تھا کہ ان کا آدھا نام میرے نام کا مستقل حصہ بن گیا اور میرا نام ان کے نام کا حصہ بن گیا۔ ابھی تک خدا تعالیٰ کے فضل سے حین حیات ہیں اور نہایت مخلص اور مخلص احمدی صحابی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

مکرم محمد عامل صاحب بدر کے بہنوئی مکرم منشی محمد الدین صاحب ان ایام میں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب کے بھٹہ پر پٹھانکوٹ میں منشی ہوتے تھے۔ مکرم ٹھیکیدار صاحب کے دو جگہ اینٹ کے بھٹے تھے ایک دھاریوال میں اور ایک پٹھانکوٹ میں زیادہ تر آپ دھاریوال میں مقیم رہتے تھے۔ اور پٹھانکوٹ بھی کثرت سے بھٹہ کی نگرانی کی غرض سے جاتے رہتے تھے۔ ان دنوں گرمیوں کا موسم تھا۔ یہ 1943ء کی گرمیوں کی بات ہے مکرم محمد عامل بدر صاحب کو ان کی ہمشیرہ زوجہ منشی محمد الدین صاحب نے بلا بھیجا کہ بچوں کو گرمیوں کی چھٹیاں ہیں تم بھی آجاؤ۔ یہاں دامن کوہ میں بہت اچھا وقت گذرے گا۔ محمد عامل صاحب بدر نے مجھے بھی مجبور کیا اور اپنے ساتھ پٹھانکوٹ لے گئے۔ وہاں واقعی بڑا حسین ماحول تھا اس سے قبل پہاڑی علاقہ کی سیر کا کبھی موقع بھی نہ ملا تھا مکرم منشی محمد الدین صاحب کے بیٹے علیم الدین اور سلیم الدین اور ہم دونوں غلیل ہاتھوں میں لئے پہاڑیوں میں پرندوں کے شکار کا مزہ لیتے اور اکثر اوقات کافی تعداد میں فاختائیں۔ شارکیں و کبوتر شکار کر کے لے آتے۔ ان ایام میں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب بھی پٹھانکوٹ گئے تو ان سے تعارف ہوا۔ جب میں نے یہ بتایا کہ میں آپ کے کلاس فیلو قمر الدین صاحب بھٹہ کا چھوٹا بھائی ہوں تو کمال شفقت سے مجھے گلے لگا کر ملے اور بڑی دیر تک قمر الدین صاحب کا ذکر کرتے رہے کہ وہ بڑا نیک اور ذہین لڑکا تھا۔ مجھے وہ کبھی نہیں بھولا اور پھر میرے تایازاد بھائی عبد الرشید صاحب کے بارہ میں پوچھتے رہے کہ وہ کس حال میں ہیں اور آج کل کیا کر رہے ہیں میں نے بتایا کہ قمر الدین کی وفات کے بعد انہوں نے بھی پڑھنا ترک کر دیا تھا اور اب وہ اپنا زمیندارہ کام ہی سنبھال رہے ہیں۔ اور شور کوٹ میں مقیم ہیں۔

1944ء میں جب جلسہ سالانہ پر مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب قادیان آئے تو میں نے انہیں خاص طور پر مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب سے ملوایا دونوں دوست روتے ہوئے ایک دوسرے کے گلے مل گئے اور پھر گھنٹوں اپنی پرانی یادوں کو دہراتے رہے۔ مکرم ٹھیکیدار صاحب زیادہ تر قادیان سے باہر ہی رہتے تھے البتہ آپ کے چھوٹے دونوں بھائیوں میں سے عبد الوہاب صاحب میرے ہم عمر تھے ان سے قادیان میں ایک ہی محلہ میں رہائش کے باعث اچھے تعلقات قائم رہے۔ عبد الوہاب صاحب تقسیم ملک سے قبل ہی وفات پاگئے تھے۔

1947ء جب قدم قدم پر مقتل کھلے تھے گلی گلی سے چیخ و پکار اور آہ و فغاں کی دل دوز آوازیں سنتے ہوئے جب ناچیز موجودہ احمدیہ ایریا میں اکتوبر کے آخری عشرہ میں وارد ہوا تو ایک ماہ کی مسلسل بغیر روٹی کھائے صرف چنے یا ابلی ہوئی گندم کھانے کا دور ختم ہوا اور لنگر خانہ سے کھانا حاصل کرنے کی غرض سے کھڑکی پر گئے۔ تو وہاں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی آپ نے بڑی تسلی دی اور حوصلہ بڑھایا۔ 16 نومبر 1947ء کو جب قادیان سے ہجرت کرنے والے احمدیوں کا آخری کنوائے رخصت ہو گیا اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکرانے والے افراد دیار حبیب کی آبادی کیلئے رہ گئے تو ان میں مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب بھی تھے۔ آپ ان چند درویشوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے گذارہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ سے وظیفہ حاصل نہیں کیا بلکہ خود کما کر اپنا گذارہ چلاتے رہے۔

مئی 1948ء میں ایک چیک کیش کرانے کی غرض سے پہلی مرتبہ چار درویشان کا وفد پولیس کی حفاظت میں بٹالہ گیا تھا اس وفد میں مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ و مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب شامل تھے۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ پہلے پولیس کی نگرانی میں پھر آپس میں چند افراد مل کر وفد کی صورت میں بٹالہ امرتسر جانے کا رستہ ہموار ہوا۔ ان ایام میں پاکستان کے ساتھ بذریعہ سڑک تجارت کا بھی معاہدہ ہو گیا تھا۔ مکرم ٹھیکیدار صاحب نے بھی لائیسنس حاصل کیا اور امرتسر میں دفتر قائم کر کے پاکستان کے ساتھ تجارت شروع کی اس غرض کیلئے سرمایہ فراہم کرنے کی غرض سے احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کے نام سے ایک لمیٹڈ فرم رجسٹرڈ کروائی گئی تھی۔ اس وجہ سے بارڈر کے عملہ سے مکرم ٹھیکیدار صاحب کے اچھے تعلقات قائم ہو گئے تھے 1949ء میں دونوں ملکوں کے افراد کو رشتہ داروں و دوستوں سے بارڈر پر ملاقات کی سہولت فراہم کرنے کا معاہدہ بھی ہوا تھا۔ درویشان اپنے عزیزوں کو ملنے بارڈر پر جایا کرتے تھے۔ اور اکثر اوقات قادیان تک سواری نہ مل سکنے کی وجہ سے امرتسر مکرم ٹھیکیدار صاحب کے آفس میں رات قیام کر لیا کرتے تھے۔ 1960ء تک احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی کی صورت میں مکرم ٹھیکیدار صاحب ایمپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتے رہے پھر حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ کاروبار میں مندہ اور خسارہ کا سلسلہ شروع ہو گیا تو آپ نے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دینا شروع کر دی۔

آپ نے ٹرک بھی بنائے اور پٹھانکوٹ میں بجری ریت وغیرہ سپلائی کا کام بھی کرتے رہے اس عرصہ میں ان پر بعض فوجداری مقدمات بھی مخالفین نے کئے اور اس قدر کڑا وقت آیا کہ عزم و حوصلہ کے درخت بھی مرجھائے ہوئے نظر آتے تھے مگر یہ عزم ہمت کے پیکر کسی بھی مشکل میں نہیں گھبرائے اور مردانہ وار ان مقدمات کا سامنا کیا اور آخر باعزت کامیاب و سرخرو ہوئے۔ ان مسلسل مقدمات کی ہماہمی سے آپ نے کنارہ کشی کے طور پر یہ ٹرک وغیرہ سب فروخت کر کے

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈاکٹر عبد السلام

کائنات کی بنیادی طبعی طاقتوں کی وحدت ثابت کرنے والا نامور سائنسدان

پاکستانی ماہر طبیعات ڈاکٹر عبد السلام جن کے تحقیقی کام نے کائنات کی (چار میں سے) دو بنیادی طاقتوں کے در حقیقت ایک ثابت ہونے میں نمایاں مدد دی۔ جمعرات ۲۱ر نومبر ۱۹۹۶ء کو ۷۰ برس کی عمر میں اکسفورڈ انگلینڈ میں رحلت فرماگئے۔ آپ کو گذشتہ چند سالوں سے ایک اعصابی مرض تھا۔

ڈاکٹر سلام صاحب نے دو امریکی سائنس دانوں ڈاکٹر اسٹیون وائنبر گ اور ڈاکٹر شیلڈن گلاشو کے ساتھ ۱۹۷۹ء کے نوبل انعام میں شرکت کی۔ آپ تینوں نے الگ الگ تحقیق کے بعد ایک ہی نتیجہ اخذ کیا۔ کائنات کی بنیاد طبعی طاقتوں کی وحدت ثابت کرنے والی آپ کی تھیوری کو طبیعات دان بیسویں صدی کی سائنس کا ایک سنگ میل سمجھتے ہیں۔

نظری طبیعات میں دھوم مچانے والی تحقیقات کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ترقی پذیر ممالک کے طلباء کی علم طبیعات تک رسائی ہو سکنے کی عالمی کوششوں کے ایک عظیم رہنما تھے آپ عالمی ادارہ برائے نظریاتی طبیعات ٹریسٹے (اٹلی) کے بانی تھی۔ یہ ادارہ ۱۹۶۴ء سے تیسری دنیا کے طبیعات دانوں کی تعلیم و ترقی میں مدد دے رہا ہے۔ ڈاکٹر سلام ڈاکٹر وائن برگ اور ڈاکٹر گلاشو کی تحقیقات نے آخر کار ایسے حسابی فارمولے وضع کئے جن سے برقی مقناطیسی طاقت اور کمزور نیوکلیائی طاقت میں باہمی ربط ثابت ہوا اس کو تشاکل Symmetry کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ برقی مقناطیسی طاقت روشنی اور دیگر اقسام کی اشعاع Radiation کے ذریعے اپنا اظہار کرتی ہے اور کمزور نیوکلیائی طاقت ایٹم اظہار کرتی ہے اور کمزور نیوکلیائی طاقت ایٹم کے مرکز کے اندر کام کرتی ہے اس کی وجہ سے بعض اقسام کے Radioactive Decays ہوتے ہیں۔

کائنات کی معمولی طبعی طاقتیں چار ہیں۔ برقی مقناطیسی طاقت کمزور نیوکلیائی طاقت تیز نیوکلیائی طاقت کشش ثقل (سلام صاحب اور دیگر حضرات کے کام سے برقی مقناطیسی طاقت اور کمزور نیوکلیائی طاقت کا در حقیقت ایک ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ سلام صاحب نے اس کو الیکٹرو ویک طاقت کا نام دیا ہے) از مترجم۔

ماہرین طبیعات کا اندازہ ہے کہ آج سے تقریباً ۱۵ بلین سال پہلے کائنات کا آغاز آگ کے گولے جیسے ایک وجود میں ایک عظیم دھماکے سے ہوا۔ ابتدائی وقت میں قدرت کی Symmetry نے تمام بنیادی طبعی طاقتوں کو ایک طاقت کی صورت میں یکجا رکھا ہوا تھا۔ جیسے جیسے صورتحال کا درجہ حرارت کم ہوتا گیا۔ Symmetry بھی ٹوٹ گئی اور مختلف طبعی طاقتوں نے الگ الگ صورت اختیار کرلی۔

ڈاکٹر سلام صاحب (جو ہمیشہ اپنے مشفقانہ اخلاق اور خوبصورت داڑھی مونچھوں والے چہرے کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے) Symmetry ٹوٹنے کی تشریح اس مثال سے کیا کرتے تھے کہ فرض کریں کہ کھانے کی دعوت میں مہمان گول میز کے گرد بیٹھے ہیں۔ ہر دو مہمانوں کے درمیان سلاد کی ڈش رکھی ہے تو ہم کہیں گے کہ میز پر سلاد Symmetry کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اب اگر کوئی مہمان اپنے دائیں یا بائیں طرف سے سلاد کی ڈش اٹھا لیتا ہے تو ہم کہیں گے کہ سلاد کی ڈشوں کی Symmetry ٹوٹ گئی۔ اس کا اثر دوسرے مہمانوں پر بھی ہوگا اور وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے دائیں یا بائیں سے سلاد کی ڈش کے انتخاب کے حق سے محروم ہو جائیں گے۔ کمزور نیوکلیائی طاقت کی Symmetry ٹوٹنے سے ایسے تعاملات ہوتے ہیں کہ جن میں بائیں پن Left Hand Bias کے رجحانات ہوتے ہیں۔

ان تینوں ماہرین طبیعات نے یہ ثابت کر دیا کہ گو بظاہر کمزور نیوکلیائی طاقت اور برقی مقناطیسی طاقت ایک دوسرے سے بالکل مختلف نظر آتی ہیں لیکن ان میں ایک چھپی ہوئی Symmetry مشترک ہے جو نہایت مشکل ریاضیاتی فارموں کی مدد سے ثابت کی جاسکتی ہے۔ مگر دقت یہ تھی کہ ان فارمولوں کو حل کرنے کے بعد جو ریاضیاتی جواب حاصل ہوتے تھے وہ "بے معنی حل" ہوتے تھے۔

چنانچہ ریاضیاتی طریقے وضع کر کے ان فارموں کو۔۔۔ Renormalizable کیا گیا یعنی ان کا بے معنی پن دور کیا گیا۔ یہ ایک بہت ہی مشکل کام تھا جو سر انجام دیا گیا۔

ڈاکٹر سلام صاحب کے ساتھ نوبل انعام میں شریک سائنس دان ڈاکٹر گلاشو نے حالیہ انٹرویو میں بتایا ہے کہ 1960ء میں ڈاکٹر گلاشو نے اپنا ایک تحقیقی مقالہ کوپن ہیگن میں پیش کیا۔ جو ان کے خیال میں ذراتی طبیعات کے "اسٹینڈرڈ ماڈل" کا پیش خیمہ ہو سکتا تھا اور جس میں فارمولے "بے معنی حلوں" سے پاک ہوتے۔ اس مقالے پر سب متفق نہ ہوئے اور تقریباً ایک ماہ کے بعد سلام صاحب نے یہ ثابت کر دیا کہ میں بالکل غلط تھا۔ اس طرح یہ تحقیق آگے بڑھتی رہی اور 1960ء کے عشرے میں آخر تک ان تینوں سائنسدانوں نے الگ الگ کام کرتے ہوئے تقریباً ایک جیسے نتائج حاصل کر لئے۔ اُن میں سے ایک نتیجہ (بطور پیشگوئی) یہ تھا کہ "کمزور نیوکلیائی طاقت" اپنا اثر ایسے ذرات کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہے جو ابھی تک تجربہ گاہ میں دریافت نہ ہوئے تھے۔ ان کو Weak Vactor Boșons کہا جاتا ہے۔ ان مجوزہ ذرات کو W-Plus , W- Minus, Zero کا الگ الگ نام دیا گیا۔ (یہ ذرات Photon Particle جیسا کام کرتے ہیں جن کے ذریعے برقی مقناطیسی طاقت کی ترسیل ہوتی ہے) ان مجوزہ ذرات کو دریافت کرنے کے لئے Accelerator کی تجربہ گاہوں میں تجرباتی طبیعات دانوں کے درمیان مقابلے کی دوڑ شروع ہوگئی۔ Accelerator سیدھی یا دائرے میں بنی ہوئی میلوں لمبی سرنگیں ہیں جن میں خاص انداز میں مقناطیس لگے ہوتے ہیں۔ ان میں دو مخالف سمتوں سے بنیادی ذرات کو برق رفتاری سے چلا کر ایک درمیانی جگہ پر آپس میں ٹکرا کر مزید نئے ذرات پیدا کئے جاتے ہیں اور نتائج اخذ کئے جاتے ہیں) (از۔ مترجم) 1983ء میں ڈاکٹر کارلو روبیا کی سربراہی میں تجربہ کرنے والے گروپ نے یورپی لیبارٹری برائے ذراتی فزکس Cern میں W ذرات دریافت کر لئے اور اگلے سال انہوں نے صفر 'Z' ذرہ کی موجودگی بھی ثابت کر دی۔ اس کے ذریعے "Weak Neutral Current" ایٹم کے مرکز کے اندر کام کرتی ہے۔ نوبل انعام کا بھی دریافت کرلی جو فیصلہ کرنے والی کمیٹی نے فوراً فیصلہ کرتے ہوئے اس نہایت اہم تجرباتی کامیابی پر ڈاکٹر کارلو روبیا اور ان کے رفیق ڈاکٹر سائمن وان ڈر میر کو 1984ء کا نوبل انعام پیش کیا۔ اس طرح سے ڈاکٹر سلام ڈاکٹر وائن برگ اور ڈاکٹر گلاشو کی Electro Weak Theory نہایت شاندار طریقہ پر حتمی طور پر درست ثابت ہوگئی۔ اس تھیوری پر نوبل انعام دیا گیا)۔ (منصف)

بقیہ صفحہ : (8)

قادیان کے قریب بسرائے میں زرعی زمین خرید کر اس میں زرعی فارم قائم کیا اور کئی سال تک اس کو اپنی توجہ کا مرکز بنائے رکھا۔

آپکی اہلیہ جب دوبارہ قادیان واپس آگئیں۔ تو پھر آپ نے زرعی زمین وغیرہ کا کاروبار چھوڑ کر اپنے احمدیہ ایریا میں رہائش اختیار کرلی اور زرعی زمین کا بڑا حصہ فروخت کر کے اس سے ایک فرشی کنڈہ جو کہ بس اڈہ قادیان کے پاس تھا کسی غیر مسلم بھائی سے خرید لیا۔ مع زمین و مکان اور ایک کھاد کی دوکان بھی لے لی۔ کھاد کی دوکان تو زیادہ نہیں چل سکی ۶۔۵ ماہ بعد ہی بند کر دینا پڑی البتہ کنڈہ کی آمد پر دو تین سال گزارہ کرتے رہے۔ ازاں بعد اپنی بقیہ زمین 14 کنال واقعہ رجادہ روڈ بھی فروخت کر دی کنڈہ بھی فروخت کر دیا۔ اور احمدیہ ایریا کے ساتھ لگتا ہوا ایک پلاٹ مکان کیلئے خرید کر لیا۔ باقی رقم سے کنڈہ والی زمین پر دوکانیں تعمیر کر دیں۔ اور بقیہ رقم سے یونٹ ٹرسٹ کے حصص خرید لئے جن کی آمد پر آپ کا گزارہ چلتا رہا۔ آپ کے بچے بھی دل کھول کر آپ کی مدد کرتے رہے ہیں۔

گذشتہ دو سال سے چندہ جات کی ادائیگی کا خاص طور پر بڑا خیال رکھتے تھے۔ ہر پانچویں چھٹے ماہ سیکرٹری مال سے اپنی رسیدات کا موازنہ کر کے حسابات بقایاجات ادا کر کے صاف کر لیتے رہے ہیں۔ میری تجویز پر کہ آپ اپنی ساری جائیداد کی قیمت تشخیص کرا کے اس کا حصہ جائیداد ادا کر دیں آپ نے ایسا ہی کیا اور سب جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر دیا۔ پھر کہنے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے یہ تو میں نے اپنے اوپر جو فرض تھا وہ ادا کیا میں اس سے زائد بھی کچھ دینا چاہتا ہوں چنانچہ اپنی طرف سے 25 ہزار اور اہلیہ کی طرف سے 25 ہزار روپیہ بھی ادا کر کے اس خواہش کی تکمیل کی۔ نیز اپنی وفات سے چند روز قبل یہ کہا کہ ایک مرتبہ جب مکرم چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم ناظر بیت المال تھے ان کی تحریک پر میں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں اپنا وعدہ لکھوایا تھا میں نے کچھ تو اسی وقت ادا کر دیا تھا کچھ باقی رہ گیا تھا۔ اس کا پتہ کیا جائے اگر حساب مل جائے تو میں اس کو بھی اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ قسط وار ادا کر دوں۔ اس بارہ میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد سے رجوع کیا گیا آپ نے بتایا کہ یہ تحریک تو اب بند ہو چکی ہے اور اس میں کوئی آمد آج کل آ بھی نہیں رہی۔ تاہم اگر آپ نے ادا کرنا ہی ہے تو محاسب میں براہ راست ادا کر دیں۔ اس پر مکرم ٹھیکیدار صاحب نے پانچ سو روپے خاکسار کو دیئے کہ فی الحال ایک قسط جمع کروا دیں۔ وہ میں نے جمع کرا کے وفات سے ایک روز قبل رسید آپ کو دے دی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ تین سال سے علیل چلی آرہی ہیں آپ بڑی توجہ سے ان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کا فرض ادا کرتے چلے آرہے تھے۔ میرے پاس اکثر مطب میں آجاتے تو تھوڑی دیر بعد ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے کہ اہلیہ کی دوائی کا وقت ہو گیا ہے میں جاتا ہوں۔

وفات سے ایک روز قبل میرے ساتھ پروگرام بنایا تھا کہ آپ کل جب مطب میں آئیں تو مجھے فون کر دیں۔ میں آکر سب چندہ جات کا حساب کر کے جلسہ سالانہ سے قبل اپنا حساب صاف کر لوں گا۔ اگلے روز جب میں فون کرنا چاہتا تھا تو ایک بھائی نے آکر اطلاع دی کہ محترم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب گذشتہ رات وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے اپنے پیچھے مغموم و بیمار اہلیہ۔ دو لڑکیاں اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی اولاد بھی دین کی خدمت کرنے والی اور فرمانبردار و دعا گو ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان سب کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے آمین۔

☆☆☆

درخواست دُعا

خاکسار کی لڑکی منصورہ بیگم کی شادی خیریت سے ہو گئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے نیز دوسری لڑکی ممتاز بیگم کی زچگی کا وقت قریب ہے۔ بخیر و خوبی صالح اولاد عطا ہونے کیلئے اور تمام افراد خاندان کی دینی و دُنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (جو قانی خان نرسنگ پریس)

جلسہ سالانہ برما کا کامیاب انعقاد اور مرکزی نمائندہ کی تشریف آوری

جماعت احمدیہ برما اگرچہ چھوٹی جماعت ہے لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے تعلق ہے۔ اور ملفوظات میں بھی ذکر موجود ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ۹۸-۹۷ء کے چندہ تحریک جدید میں برما جماعت دنیا بھر میں چھٹے نمبر پر آئی حضور انور نے بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا تو برما جماعت دنیا کے سامنے نمایاں ہونے لگی۔ چونتیسویں جلسہ سالانہ برما کے پروگرام پورے شان و شوکت سے منانے کیلئے حضور انور کی خدمت میں مرکزی نمائندہ بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت مکرم و محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب (وکیل المال ثانی) کو بطور مرکزی نمائندہ بھجوایا۔

مورخہ ۹۸-۱۱-۲۹ بروز اتوار جماعت احمدیہ برما کے چونتیسویں جلسہ سالانہ کی کارروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن میں مکرم موصوف نے نماز تہجد کی برکات اور قبولیت دُعا کے بارہ میں حضور انور کے خطبہ فرمودہ ۹۸-۱۱-۲۷ کے حوالہ سے تفصیلی ذکر فرمایا۔

۹ بجے پرچم کشائی ہوئی۔ پہلے مکرم چوہدری صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا اور قومی پرچم مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل صدر جماعت نے لہرایا معاً بعد مکرم چوہدری صاحب نے دُعا کروائی۔ اسی طرح مکرم چوہدری صاحب کی زیر صدارت پہلا اجلاس تلاوت قرآن اور نظم سے شروع ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب نے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کی غرض و غایت اور دُعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اور خاکسار ایم سالک مبلغ سلسلہ برما نے برمی زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا رہا۔ اُس کے بعد دوسرا اجلاس مکرم عبدالماجد صاحب نیشنل صدر جماعت کی زیرِ صدارت ہوا۔ اور برمی زبان میں تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے خاکسار ایم سالک مبلغ سلسلہ برما کی تقریر۔ ”بیعت کی حقیقت اور بیعت کنندہ کا کردار“ کے عنوان پر ہوئی۔ دوسری مکرم اکبر احمد صاحب کی تقریر ”باہمی اخوت اتفاق اور پیار و محبت اور ایک دوسرے سے حسن سلوک“ کے عنوان پر۔ مکرم ایس کے عبدالرحمٰن صاحب نے ’دعوت الی اللہ کا بنیادی فرض اور اس کی ادائیگی کے مختلف طریق“ کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم پی۔ ای۔ وی ظفر اللہ صاحب نے ”اصلاحِ نفس اور تربیت اولاد“ کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم ایس۔ ایچ افضل صاحب صدر خدام الاحمدیہ برما نے ”نئی نسل کی ذمہ داریاں اور ہمارے فرائض“ کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسرے اجلاس میں صدارتی خطاب مکرم عبدالماجد نیشنل صدر جماعت نے ”شفقت علی خلق اللہ اور بنی نوع انسان سے ہمدردی“ کے عنوان پر کیا۔ معاً بعد جلسہ کی روایات کے مطابق سال رواں میں وفات یافتہ مرحومین کی مغفرت کیلئے مکرم چوہدری صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ تیسرا اور آخری اجلاس مرکزی نمائندہ مکرم چوہدری صاحب کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ کے خطاب کے مختلف حصوں میں سے خلاصہ اور تشریح بیان فرمائی۔ تذکرۃ الشہادتین سے چند نصائح اور جماعتِ احمدیہ کے آئندہ غلبہ کے متعلق بعض پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر دُعا کروائی اس طرح پر جلسہ سالانہ برما بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

جلسہ کی حاضری ۲۵۰ مرد و زن رہی۔ ملکی حالات کے پیش نظر غیر از جماعت دوستوں کو مدعو نہیں کیا گیا۔ اسکے باوجود ۵ افراد غیر از جماعت تشریف لائے۔

جلسہ کے اختتام پر دستور کے مطابق کھانا احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ الحمدللہ برما جماعت کیلئے یہ پہلا موقع ہے کہ مرکزی نمائندہ کی سرپرستی میں جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا۔ مستورات کیلئے مشن ہاؤس کے اوپر منزل پر انتظام کیا گیا اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دیکھنے اور سننے کیلئے بھی انتظام کیا گیا۔ M.T.A. کیلئے بھی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی۔

مرکزی نمائندہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کا یہ دورہ بیس دن تک جاری رہا اور انتہائی مفید اور بابرکت رہا۔ دورے کے دوران درس القرآن، درس الحدیث، خطبہ جمعہ، اجلاس عام، جماعتی میٹنگ، انصار، خدام، لجنہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ، منصوبہ بندی، لائحہ عمل کے، علاوہ احباب جماعت کی خاص دلچسپی کے پروگرام کلو اجمیعاً بھی ہوئے۔ پہلا وقف نو اجتماع بھی منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری صاحب نے وقفِ نو بچوں کو پاکستان سے لایا ہوا تحفہ پیش کیا۔

مانڈلے جو رنگون کے بعد دوسرا مشہور شہر ہے وہاں بھی دورے، احباب جماعت سے ملاقات، اجلاس عام، میٹنگ مجلس عاملہ، مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ مولمین یہ بھی مانڈلے کے بعد مشہور شہر ہے۔ وہاں نئی جماعت قائم ہے وہاں بھی دورہ اور اجلاس عام منعقد کیا اور بعض جماعتی تربیت کے امور کی طرف توجہ دلائی۔

قابل ذکر ایک بات یہ بھی ہے کہ مانڈلے جماعت کیلئے کافی عرصہ سے مشن ہاؤس قائم کرنے کی کوشش ہوتی رہی لیکن ملکی حالات، جگہ کی قیمت اور مہنگائی کی وجہ سے کسی طرح کام نہ بن سکا۔ اب مرکزی نمائندہ تشریف لانے کے بعد خاص اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔ خدا کے فضل سے بہت بہتر جگہ ۶۷ لاکھ چٹ Kyats پر ملی۔ یہ صرف زمین کی قیمت ہے جو ایک مخلص احمدی نے اپنی طرف سے ادا کر دی ہے۔ ۶۰ لاکھ چیٹ تعمیری اخراجات ہیں۔ اس وقت احباب جماعت نصف روپیہ ادا کرنے کیلئے وعدہ کر چکے ہیں۔ مانڈلے شہر ایک لحاظ سے رنگون سے بھی زیادہ اہم شہر ہے۔ اس شہر سے ہی بھارت، آسام، چین سے کاروباری تجارتی لوگ آتے جاتے ہیں۔ یہاں سے ہر قسم کے لوگوں کو تبلیغ کرنے کیلئے بہت مواقع ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

الحمدللہ مجموعی طور پر جلسہ سالانہ برما اور مرکزی نمائندے کے دورے بہت کامیاب اور بابرکت رہے۔ خدا کے فضل سے مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے بھی اَن تھک محنت کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد سالک مبلغ انچارج برما (میمار))

تقریب الوداعیہ واستقبالیہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے ۵/ فروری ۹۹ء کو تین بجے سہ پہر احمدیہ گراؤنڈ میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم مبشر احمد صاحب بٹؔ ایم اے سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے دو سالہ عرصہ صدارت کے ختم ہونے پر الوداعیہ اور مکرم محمد نسیم خان صاحب کی نئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری ملنے پر استقبالیہ پیش کیا گیا۔ حسب پروگرام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترم مبشر احمد صاحب بٹ ایم اے، محترم محمد نسیم خان صاحب تین بجے تشریف لائے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت نے ہر سہ حضرات کو خوش آمدید کہا اور گلپوشی کی بعدہٗ آپ سٹیج کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ تقریب مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

آپ کے ساتھ ہی سٹیج پر مکرم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم مبشر احمد صاحب بٹ ایم اے، مکرم چوہدری محمد عارف صاحب ننگلی اور مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم سابق صدور بھی تشریف فرما ہوئے۔

کارروائی کا آغاز مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مہتمم مقامی کی تلاوت کلام پاک اور ترجمہ سے ہوا۔ بعدہٗ محترم محمد نسیم خان صاحب نے خدام واطفال کا عہد دوہرایا اور عُزیز ابن شفیق احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ اور خاکسار قریشی محمد فضل اللہ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے الوداعیہ واستقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنایا جس میں مکرم مبشر احمد صاحب کا مختصر تعارف اور آپ کی مجلس کیلئے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کیا اسی طرح نئے صدر محترم کا مختصر تعارف پیش کیا۔ نیز مجلس کی طرف سے نیک تمناؤں اور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

بعدہٗ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ ایم اے نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے گذشتہ دو سال میں بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خدمت انجام دینے کی توفیق دی۔ میں اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان اور سب خدام و احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہر کام میں میرا

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27 8749 FAX: ++91-33-26-9893

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۶۰:- میں جہاں آراء خاتون زوجہ مکرم عبدالمومن صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۱۱-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے

۲- پنشن -/۷۹۰ روپے

۳- خاوند مرحوم کی ایک کنال زمین واقع ہرچوال روڈ میں سے ۸/۱ حصہ جس کی قیمت اندازاً -/۲۰،۰۰۰ روپے ہے۔

۴- آبائی جائیداد سے فی الحال حصہ نہیں ملا۔

نیز اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ آئندہ جو بھی جائیداد اور آمد بناؤنگی اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی میری وصیت اُس پر بھی نافذ ہوگی۔ خاکسارہ کی گذارش ہے کہ عاجزہ کی وصیت تاریخ تحریر سے قبول فرماکر ممنون فرمائیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

عبدالرحمٰن نسیم — جہاں آراء خاتون — زین الدین حامد قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۶۱:- میں اشرف بیگم زوجہ مکرم رشید احمد صاحب ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۸-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲- زیورات کانوں کی بالیاں طلائی ۳۱۰-۳ گرام۔ انگوٹھی ایک عدد طلائی ۷۹۰-۲ گرام و سونے کی گلے کی زنجیر ۷۸۰-۸ گرام

۳- خاکسارہ اپنے رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہانہ -/۲۰۰ روپے آمد پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کردوں گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد انعام ذاکر قادیان — اشرف بیگم — رشید احمد ملکانہ قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۶۲:- میں نعیمہ انور زوجہ مکرم محمد انور احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱- ایک سیٹ طلائی زیور	وزن ۳۰ گرام	قیمت ۱۲۶۰۰-۰۰
۲- ایک سیٹ زیور نقرئی	وزن ۴۰.۵۰ گرام	قیمت ۶۰۰-۰۰
۳- انگوٹھیاں طلائی دس عدد	وزن ۱۰-۵۰ گرام	قیمت ۶۳۰۰-۰۰
۴- بالیاں طلائی تین جوڑی	۵ گرام	قیمت ۲۱۰۰-۰۰
۵- پازیب نقرئی دو جوڑی	۱۰ تولہ	قیمت ۸۰۰-۰۰
۶- ہار طلائی دو عدد	۲ تولہ	قیمت ۸۴۰۰-۰۰

خاوند صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں اور ماہانہ -/۲۱۴۵ روپے تنخواہ بطور مبلغ سلسلہ حاصل کرتے ہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے (-/۱۰۰۰۰) اس کے علاوہ خاکسار کو ماہانہ -/۳۰۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی آمد یا جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت مزید کوئی آمد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد کریم الدین شاہد قادیان — نعیمہ بشریٰ — محمد انور احمد مبلغ جمشید پور

وصیت نمبر ۱۵۰۶۳: میں عبدالقدوس نیاز بھٹہ ولد مکرم عبدالرشید صاحب نیاز بھٹہ قوم احمدی مسلمان پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۲-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۹ مرلے زمین واقع ہرچوال روڈ قادیان موجودہ قیمت مبلغ -/۱۲۵۰۰ روپے ہے۔

مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ فی الحال مزید کوئی جائیداد نہیں ہے اور نہ ہی آبائی جائیداد ہے۔ اس کے علاوہ ذریعہ آمد دکانداری ہے جس سے ماہوار مبلغ سولہ صد روپیہ (-/۱۶۰۰) آمد ہوتی ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ دکان جس میں خاکسار کام کرتا ہے خاکسار کی نہیں ہے محلہ احمدیہ میں واقعہ ہے۔

اگر اس کے علاوہ کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ ۹۹-۴-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

شریف احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم قادیان — عبدالقدوس نیاز بھٹہ ولد مکرم عبدالرشید صاحب نیاز مرحوم درویش قادیان — حکیم بدرالدین عامل بھٹہ ولد مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بھٹہ قادیان

بقیہ صفحہ : (۱۵)

ماتھ دیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور بزرگان نے شفقت کا ہاتھ رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح میرے ساتھ آپ سب نے تعاون کیا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر نئے صدر محترم کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ اکیلا شخص اس ذمہ داری کو ادا نہیں کر سکتا۔ محترم نسیم خان صاحب کو میں تہہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کی قیادت میں مجلس کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

محترم محمد نسیم خان صاحب نے اپنے خطاب میں محترم مبشر صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کیا موصوف نے اس موقعہ پر مجلس کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے۔ خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم بہت خوش نصیب ہیں جو ایسے عظیم الشان نظام سے وابستہ ہیں جس کی کوئی مثال نہیں دن رات ہمیں حضرت امیر المومنین کی راہنمائی اور دُعائیں حاصل ہیں۔

محترم محمد نسیم خان صاحب کے خطاب کے بعد مجلس کی درخواست پر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ صاحب نے محترم مبشر احمد صاحب کی خدمت میں مجلس کی طرف سے فریم شدہ الوداعیہ ایڈریس پیش کیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید ہمارے لئے مکمل لائحہ عمل ہے جب سے انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا انہیں مخصوص تعلیم دی جاتی رہی اور ان کے ذریعہ پاک جماعتیں تیار ہوئیں آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور امت محمدیہ قائم ہوئی آپؐ کے پیغام کی مخاطب ساری دنیا اور قیامت تک کا زمانہ ہے۔ اس دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کا مثیل بنا کر بھیجا ہے جن کے ذریعہ اسلام نے ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس مقصد کی تکمیل کیلئے تنظیمیں قائم فرمائیں جن میں سے ایک خدام کی تنظیم ہے۔ جب تک نوجوان طبقہ کی اصلاح نہ ہوگی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پس خدام کی تربیت ایسے رنگ میں ہونی چاہئے کہ کسی کام کو عار نہ سمجھیں ہر چھوٹی سے چھوٹی خدمت کیلئے تیار رہیں تاکہ بڑے بڑے کام بھی وقت آنے پر انجام دے سکیں۔

آپ نے فرمایا سارا نظام اطاعت پر چلتا ہے اسی کا ہمیں ہر وقت سبق دیا جاتا ہے۔ آپ اپنے وقت کے قیمتی سرمایہ کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور اسلام و احمدیت کی خدمت کیلئے ہر دم تیار رہیں آپ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ نئے صدر اور مجلس کو توفیق دے کہ حضور انور ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق کام کرنے والے ہوں۔ اور اس رنگ میں خدام کی تربیت کریں کہ اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں بلند کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنے والے ہوں۔

خطاب کے آخر پر آپ نے اجتماعی دُعا کرائی ازاں بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور بعد نماز عصر مخزن علم لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ہال میں مدعوین کی چائے و لوازمات سے ضیافت کی گئی۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Dist Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-20757
FAX:(091) 01872-20105

Vol - 48 Thursday, 25th March 1999 Issue No :.12

بقیہ صفحہ : (2)

قارئین کرام کی خدمت میں اب ہم وہ خرافات باطلہ پیش کرتے ہیں جو ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی گمراہ کردینے والی کتابوں میں لکھی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی توہین

ادارہ اشاعت اسلام کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں۔

وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ میں تلوار پکڑی۔(یہ مکمل حوالہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں)

آنحضرت ﷺ نے فریضہ تبلیغ میں کوتاہی کی

ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ کے بانی نے لکھا۔

"اس طرح جب وہ کام تکمیل کو پہنچ گیا جس پر محمد ﷺ کو مامور کیا گیا تھا تو آپ سے ارشاد ہوا کہ۔۔۔ اس ذات سے درخواست کرو کہ مالک اس 23 سال کے زمانہ خدمت میں اپنے فرائض ادا کرنے میں جو خامیاں اور کوتاہیاں مجھ سے سرزد ہوگئی ہیں انہیں معاف فرمادے"۔

(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں صفحہ 156 چودھواں ایڈیشن تصنیف ابوالاعلیٰ مودودی)

صحابہ کرام پر بیہودہ اخلاق کا الزام

ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ کے پیرو مرشد نے یہ خرافات بھی لکھی ہے کہ صحابہ کرام پر یہودی اخلاق کا اثر تھا چنانچہ لکھتے ہیں "چنانچہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دیکر اُن سے بیاہ دینے پر آمادہ ہوگئے تھے"۔ (تفہیمات حصہ دوم حاشیہ صفحہ 35 طبع دوم)

حضرت موسیٰ علیہ السلام گناہ گار تھے

مولوی عبدالروف کے پیرو مرشد نے لکھا "نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا" (رسائل وسائل حصہ اوّل صفحہ ۱۳۱ طبع دوم)

سب پیغمبروں کی توہین

مولوی عبدالرؤف کے پیر صاحب نے گستاخی کرتے ہوئے لکھا۔

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے"۔

(تفہیمات جلد نمبر ا۔ صفحہ ۱۶۱ طبع پنجم)

حضرت عثمان غنیؓ کی توہین

ادارہ اشاعت اسلام کے مولوی عبدالرؤف کے پیر صاحب حضرت عثمانؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیشروؤں کو عطا ہوئی تھیں اس لئے جاہلیت کو اسلامی نظامِ اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا"۔ (تجدید واحیائے دین صفحہ 23)

ام المومنین حضرت عائشہؓ و حضرت حفصہؓ پر مودودی الزام

لکھتے ہیں "وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کچھ جری ہوگئی تھیں اور حضور ﷺ سے زبان درازی کرنے لگی تھیں" (ہفت روزہ ایشیا لاہور 19 نومبر 67ء)

جماعت اسلامی کے بانی نے ایک طرف آنحضرت ﷺ صحابہ کرام امہات المومنین خلفائے اسلام یہاں تک کہ سب انبیاء کی توہین کی لیکن دوسری طرف اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر معصوم انسان سمجھتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"خدا کے فضل سے میں کوئی کام یا کوئی بات جذبات سے مغلوب ہو کر نہیں کیا اور کہا کرتا کہ ایک ایک لفظ جو میں نے اپنی تقریر میں کہا ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا حساب مجھے خدا کو دینا ہے"۔

(وسائل و مسائل حصہ اوّل صفحہ 306 طبع دوم تصنیف مودودی صاحب)

مذکورہ حوالہ جات شیخ الاسلام اکیڈمی دیوبند سے شائع ہونے والی کتاب "دو بھائی ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی" سے لئے گئے ہیں مذکورہ کتاب میں مودودی صاحب پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ شیعوں کے پٹھو ہیں اس لئے کافر ہیں اور ان سے الگ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

یہاں تک ہم ادارہ اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ کے بانی پر علماء دیوبند و بریلی کے کفر کے فتوے اور جماعت اسلامی کے بانی کی توہین آمیز تحریرات پختہ ثبوتوں کے ساتھ تحریر کر چکے ہیں انہیں پڑھ کر ہر انصاف پسند سوچ سکتا ہے کہ بھلا ایسے پختہ ثبوتوں کے بعد جماعت اسلامی یا اس کے کارکنوں کو کیا حق ہے کہ وہ اشاعت اسلام کا ڈھونگ رچائیں!!

(منیر احمد خادمؔ)

قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ آپا امۃ الرشید شوکت صاحبہ

زوجہ محترمہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ کیلگری (کنیڈا) کا یہ اجلاس محترمہ آپا امۃ الرشید شوکت صاحبہ زوجہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی المناک وفات پر تعزیت کیلئے بلایا گیا ہے۔

محترمہ آپا امۃ الرشید شوکت صاحبہ ۱۹۲۰ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت [illegible] صحابیہ تھیں اور آپ کے نانا حضرت میاں جمال الدینؓ بھی صحابی تھے۔

آپ ۱۹۴۰ء میں محترم حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے عقد میں آئیں۔ آپ کو پہلی معلمات کلاس کی طالبہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت سی صفات جمع کی ہوئی تھیں۔ کمال درجہ کی شفیق۔ ہمدرد۔ صاف گو مہربان۔ نیک۔ دعاگو اور متقی خاتون تھیں۔ ساری عمر خدمت دین میں گزار دی۔ لمبا عرصہ قادیان میں اور ربوہ میں دینیات کی اُستاد رہیں۔ ۱۹۶۰ء میں جلسہ سالانہ ربوہ پر تقاریر کا موقعہ بھی ملا۔ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالصدر جنوبی' سیکرٹری تربیت مرکزیہ 'صدر لجنہ اماء اللہ کیلگری اور نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی اعزازی ممبر ہونے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا علاوہ ازیں مسلسل اٹھارہ سال رسالہ مصباح کی ایڈیٹر رہنے کا شرف بھی آپ کو حاصل تھا۔ ہر ایک کے ساتھ نہایت محبت اور شفقت سے پیش آتیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت اور خلافت احمدیہ سے اخوت آپ کے خون میں رچ بس گئی تھی۔ دعا پر کامل یقین رکھنے والی تھیں اور ہر ملنے والے کو اپنے لئے دعا کا ضرور کہتیں۔

آپ نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان چھوڑا اور لندن و امریکہ میں اپنے بچوں کے پاس ٹھہرتی ہوئی مستقل قیام کے ارادہ سے کینیڈا پہنچیں۔ کچھ عرصہ ایڈمنٹن میں اپنے بیٹے ہشام قمر صاحب کے پاس ٹھہریں اور پھر مستقلاً اپنی بیٹی محترمہ بشریٰ باری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیلگری کے ہاں آگئیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی وارث حسن واحسان کی پیکر اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ایک نشان بن کر ۷۹ سال کی عمر میں مورخہ ۳۱/ جنوری بروز اتوار صبح ۸ بجے الٰہی تقدیر پر لبیک کہتی ہوئی اپنے مولا حقیقی سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں جانا تو سب کو ہی ہے لیکن ایسی وفات یقیناً قابل رشک ہے جس وفات پر نہ صرف کیلگری جماعت کا ہر فرد بلکہ دُنیا بھر کے احمدی اس صدمہ کو محسوس کریں اور جس کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح پوری جماعت کی نمائندگی میں تعزیت کا پیغام بھجوائیں۔ اور خود نماز جنازہ غائب بھی پڑھائیں۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی۔

خدا رحمت کندایں عاشقان پاک طینت را

ان کے خاندان میں ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا تو اب مشکل ہے لیکن دُعاؤں کا جو بہت بڑا خزانہ وہ ان سب کیلئے چھوڑ گئی ہیں وہی ان کیلئے بہت بڑا سہارا ہے۔ ان کی اولاد کو یقیناً ان کی وفات کا بہت دُکھ ہوگا لیکن یہ غم صرف ان کا غم نہیں بلکہ ہم سب کا غم ہے۔ پر ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہی عرض کرتے ہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

کیلگری میں اُن کی نماز جنازہ پڑھانے کیلئے محترم امیر صاحب کینیڈا ٹورنٹو سے تشریف لائے اور کیلگری جماعت کی بہت بڑی تعداد نے نماز جنازہ میں حاضر ہو کر ان سے اپنی عقیدت کا ثبوت دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا اُن کا جنازہ ربوہ لے جایا جارہا ہے۔ آخر میں ہم سب دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب عزیزان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

ہم ہیں آپ کے غم میں برابر کے شریک
صدر و ممبران جماعت احمدیہ کیلگری

مورخہ ۵/ فروری ۱۹۹۹ء

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002 6707555